رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک قوم اپنی حالت نہ بدلے "

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس ، دیگر آدمے دیگر

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی
(۱) عوام سے ۵ ؍
(۲) خواص سے ۱۰ ؍
(۳) ہندوستان سے باہر سے ۶
(۴) غیر مذاہب و غیر مستطیع احباب سے ۱۲ ؍

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی !! | ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی | دوا بینی شفا بینی ! غرض دار الاماں بینی

جلد (۱۸) | مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۱۴ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | نمبر (۱)

الحکم کا احیاء

Digitized by Khilafat Library

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ ؕ

بازآمدم تا خدمتِ ایں خاکِ پا کنم
گر طاعتے قضا شدہ باشد ادا کنم

الحکم کے نظامِ اجرا میں جن دقتوں اور مشکلات کیوجہ سے التواء ہؤا تھا۔ اس سے ناظرین واقف ہیں۔ مگر الحکم کی غیر حاضری بہت سی برکتوں کا موجب ہو گئی "

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است ٭ زیر آں گنج کرم بنہادہ است

مجھے کبھی اس امر سے مایوسی نہیں ہوئی تھی کہ الحکم جاری نہیں رہ سکیگا۔ لیکن میں دیکھتا تھا کہ قوم اس ضرورت کو کہانتک محسوس کرتی ہے اس احساس کے اظہار کیلئے میں ان خطوط کو نقل نہیں کرونگا جو الحکم کے معزز شیدائیوں کیطرف سے وقتاً فوقتاً پہونچے۔ بلکہ میں قوم کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اس درد انگیز اپیل کیطرف توجہ دلاؤں گا۔ جو آپ نے قوم کے سالانہ اجتماع پر اپنی تقریر خلافت میں کی جس میں الحکم کی گذشتہ خدمات کا اظہار کیگیا میں جانتا ہوں کہ یہ حضرت امیر المؤمنین کی ذرہ نوازی ہے۔ لیکن شکور خدا سے تعلق رکھنے والی روحیں اپنے اندر شکور فطرت رکھتی ہیں حضرت امیر المؤمنین کا الحکم کیلئے آپ اپیل کرنا اس کی ضرورت کا زبردست اجلی ہے۔ اور قوم کو اس کے لئے ذمہ وار ٹھہراتا ہے کہ وہ اس کے احیاء و بقا کیلئے متحدہ کوشش کرے۔ پھر الحکم کے آئندہ مالی انتظام کیلئے حضرت امیر المؤمنین نے حضرت اولوالعزم صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اس کا ناظم مقرر فرما دیا۔ اس سے بڑھ کر الحکم کی سعادت اور خوش قسمتی کیا ہو گی کہ وہ دامن محمود سے وابستہ ہو کر خدا کے فضل سے زندہ رہیگا۔ اور جس مبشر موعود کو خدا تعالے نے فضل قرار دیا ہے اس کے مبارک ہاتھوں میں اس کا آئندہ نشو و نما ہو گا! الحکم کی ضرورت کا یہ ایک اور زبردست اور بین ثبوت ہے اور یہ تمام امور میری کسی تحریک کا نتیجہ نہیں بلکہ میں ان کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتا ہوں۔ پھر ان ایام علالت میں بھی حضرت امیر المؤمنین کو الحکم کے اجرا کی طرف خاص توجہ رہی۔ ایڈیٹر الحکم (جو دار الامان سے باہر تھا) کے سفر اور غیر حاضری کی حالت کو اجرائے الحکم میں روک سمجھا۔ اور جب وہ دربار خلافت میں عیادت کیلئے حاضر ہؤا۔ تو اُسے الحکم کیطرف سے بے توجہی پر ملامت فرمائی۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو بلا توقف کے انتظام کا حکم دیا۔ اور نہ صرف حکم دیا بلکہ ایک ہزار روپیہ الحکم مقدمہ کیلئے اپنے پاس سے عطا فرمانیکا ارشاد فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

الحکم اور ایڈیٹر الحکم کی اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین اس کی ضرورت اس حالت میں بھی محسوس فرماتے ہیں۔ اور جسطرح پر حضرت امیر المؤمنین نے مدرسہ احمدیہ اور لنگر خانہ کا انتظام حضرت صاحب الفضل کے سپرد خود کیا تھا۔ اسی طرح پر الحکم کی امانت بھی آپ کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ الحکم ان بزرگوں کی دعاؤں کے نیچے نئی زندگی حاصل کریگا۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامان سے باہتمام شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی مالک ایڈیٹر و پبلشر چھپکر شایع ہؤا۔)

سلسلہ کی ضروری تحریکات اور غور طلب معاملات

صدر انجمن کا آئندہ سکرٹری

حضرت مولوی شیر علی صاحب

خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت ولایت جا رہے ہیں مولوی صاحب موصوف ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر ہونیکے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے جنرل سکرٹری بھی تھے مولوی صاحب موصوف جس اخلاص اور ایثار نفسی سے یہاں کام کرتے رہے ہیں اس کی نظیر وہ آپ ہی ہیں۔ قادیان میں مولوی شیر علی صاحب ہی ایک ایسے بزرگ ہیں جو باوجود مختلف صیغوں کے مختلف اوقات میں افسر رہنے کے اپنے ماتحتوں اور دوستوں میں برابر ہر دلعزیز ہیں۔ اور ایک بھی آدمی جماعت میں انشاء اللہ ایسا نہیں نکلیگا جس کو مولوی صاحب سے کبھی کوئی شکایت پیدا ہوئی ہے۔ ایسے پاک نفس بزرگ جماعت کیلئے قابل ناز اور بطور نمونہ ہیں۔ یہ خدمت جو حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے آپ کے سپرد کی ہے آپ اس کے ہر طرح سے اہل اور سزاوار ہیں اور یورپ کی تبلیغ اسلام میں ایک نیا دور انشاء اللہ شروع ہوگا ان کے یورپ جانے پر ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹر اور صدر انجمن کی سکرٹری شپ کا سوال قابل غور ہوگا۔ معزز ہمعصر الفضل کے لوکل رپورٹر نے اس مسئلہ کا حل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی ذات سے کیا ہے۔ مرزا بشیر احمد صاحب خدا تعالی کے برگزیدہ نبی مسیح موعود علیہ السلام کے ایک موعود بیٹے آیۃ من آیات اللہ ہیں۔ خدا تعالی کی پاک وحی میں انکا ... بیٹا ہے۔ ایسے پاک وجود سے فایدہ نہ اٹھانا بدقسمتی کے سوا کیا ہو سکتا ہے اور جبکہ وہ صدر انجمن کے ٹرسٹی ہیں اور اس سے پہلے محاسب کا کام اور بعض ذمہ داری کے کاموں کو کر چکے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ وہ سکرٹری شپ کے کام کو عمدگی اور خوبی سے خدا کے فضل اور توفیق سے نہ چلائیں۔ انکی پاک فطرت اور قابلیت سے قوم بہتر سے بہتر امیدوں کا وسیع سلسلہ رکھتی ہے اور ہمارے لئے یہ فخر و مباہات کا موقعہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالی نے کسی رنگ میں بھی شرمندہ نہیں کیا۔ آجکل کے پیروں کی اولاد جیسی کچھ ہے لوگ جانتے ہیں مگر ہمیں جس پیر کی غلامی میں دیا ہے اس کو جو اللہ تعالے نے اولاد دی ہے وہ اللہ تعالے کے نشانات اور آیات ہیں انکی زندگیاں ہمارے لئے خضر راہ اور تقدس کا مجسمہ ہیں۔

اس لئے ہمیں صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ اس خدمت کو اپنے ذمہ لیکر قوم پر احسان کریں اور صدر انجمن اس تحریک کے کرنے میں قوم کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرے گی۔

ریویو کی ایڈیٹری کا سوال ایک قابل غور مسئلہ ہے اسکے بابت میں کسی قدر بسط سے پھر لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مولوی شیر علی صاحب کے تشریف لیجانے سے ایک ٹرسٹی کے اضافہ کی بھی ضرورت پیش آئیگی اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ بجائے زاید ٹرسٹی مولوی حافظ روشن علی صاحب یا مولوی سید سرور شاہ صاحب

میں سے کوئی ایک ہو کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں لکھا ہے کہ کم از کم دو ممبر ایسے ہونے چاہئیں جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں۔ اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل کی اب ضرورت ہے کیونکہ صرف حضرت خاصل امروہی ہی ایک ایسے عالم ہیں جن پر یہ شرط پوری ہوتی ہے جو قرآن حدیث سے واقف اور تحصیل علم عربی رکھتے ہیں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کے بھی عالم ہیں اسلئے اب جبکہ قدرت نے ایک ممبر کی ضرورت پیدا کر دی ہے کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ان دو بزرگوں میں سے کوئی منتخب نہ ہو۔ اور اگر مولوی شیر علی صاحب کے جانیکی وجہ سے بھی ضرورت نہ ہوتی تب بھی صدر انجمن کے مشوروں میں دینی مشورہ کے قیمتی اضافہ کیلئے ان علماء میں سے کسی کی شمولیت کی ضرورت باقی رہتی تھی اور اب جبکہ موقعہ بھی ہے صدر انجمن کے ممبر اس انتخاب میں قوم کی دلی آرزو کو پورا کرنے والے ٹھہریں گے ٭

مسئلہ تخفیف

گزشتہ سالوں میں جب میں بجٹ پر ریمارک کیا کرتا تھا تو ہمارے بعض دوست برا مناتے اور مجھ پر انجمن کے کاموں پر نکتہ چینی کرنے کا الزام دیتے حالانکہ انجمن ایک قومی انجمن اور پبلک باڈی ہے اور بحیثیت مجلس شوریٰ کے اس کا فرض ہے کہ وہ ہر مفید مشورہ سے خواہ وہ کسی نے دیا ہو فایدہ اٹھاوے۔ بہرحال اس وقت میری باتیں ناگوار معلوم ہوتی تھیں مگر ایڈیٹر الحکم کو اس سے بیحد خوشی ہوئی کہ آخر ان تحریروں اور رایوں پر عمل کرنے کی ضرورت خود صدر انجمن کو محسوس ہوئی اور پوری طرح ہوئی گزشتہ دسمبر میں ایک کمیٹی تخفیف مقرر کی گئی جس میں حضرت میر حامد شاہ صاحب اور سید محمد اشرف صاحب اور منشی عبدالحمید آڈیٹر صاحب جیسے تجربہ کار احباب شامل تھے۔

کمیٹی تخفیف کی رپورٹ باقاعدہ شایع نہیں کیگئی اگر اس رپورٹ کو شایع کر دیا جاتا۔ اور اس پر عملدرآمد سے پہلے مزید مشورہ اور پبلک رائے سے فایدہ اٹھایا جاتا تو بہت اچھا ہوتا۔ الفضل کے لوکل رپورٹر کو شکایت ہے کہ باوجود وعدہ کرنے کے اس کی نقل انہیں نہیں دی گئی۔ یہ طریق نہایت نامناسب اور قومی پرچوں کی ہتک کا موجب ہے۔ جو صدر انجمن جیسی آرگنائزڈ کمیٹی سے حکاف توقع ہے گورنمنٹ سرکاری کاغذات پریس کو دے دینے میں رکھنے کیلئے امداد رکھتی ہے اور ضروری معاملات پر پریس کمیونک شایع کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ دنیا بھر کی انجمنیں اہم معاملات اپنے قومی پرچوں میں شایع کرتی ہیں۔ پھر صدر انجمن کو ایسی فرو گزاشت کی کیا ضرورت ہے بلکہ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو صدر انجمن میں ضروری معاملات کو جرایدِ قومی کے پاس بھیجنے کا ریزولیوشن پاس بھی ہو چکا ہے۔ چونکہ تخفیف کمیٹی کی رپورٹ ابھی تک ملی نہیں اسلئے اس پر مفصل تنقید نہیں ہو سکتی۔ اصولی طور پر کہا جا سکتا ہے اس تخفیف کا اثر جیساکہ عام قاعدہ ہے چھوٹی تنخواہ کے غریب کارکنوں یا مولفۃ القلوب مسلموں اور وظیفہ خواروں پر پڑا ہے جس نے انہیں سخت مشکلات میں ڈالدیا ہے انکی تخفیف میں تو سب کو ہمدردی ہو سکتی ہے مگر اس امید سے کہ حضرت ایجاد کی ماں ہے امید ہوتی ہے کہ وہ اپنے لئے کوئی راہ پیدا کریں گے اور آئیندہ وہ مدرسہ ملنا پھر دوسرے کریگا سبق نہیں رہیں گے انجمن کو یکدم ان کے وظایف بند نہ کرنے تھیں۔

کر دینے چاہئیں تھے بلکہ کم از کم ۳ ماہ کیلئے انہیں نوٹس دیدینا مناسب تھا تاکہ اس عرصہ میں وہ کوئی کام کر لیتے اور اب بھی انجمن اگر ان لوگوں میں سے بعض یا سب کو کچھ یکمشت دیکر تجارت کیطرف متوجہ کرے تو اسکے اخراجات میں ادنی کمی ہو سکتی ہے لیکن اس طرح ان کو بے سرو سامان چھوڑ دینا مناسب معلوم نہیں ...

تعمیرات

محکمہ تعمیرات کا کام بھی کمی روپیہ کی وجہ سے بند ہے لیکن اب جبکہ گورنمنٹ نے پانچہزار روپیہ اور عمارت کیلئے عطا فرمایا ہمیں شکر گذار فرمایا ہے تعمیر ہال کا کام شروع ہونیوالا ہے۔

دعوۃ الی الخیر فنڈ

حضرت ولوالعزم صاحبزادہ صاحب الفضل نے تبلیغ و اشاعت سلسلہ کیلئے جو دعوت الی الخیر فنڈ جاری کیا ہے خدا کا شکر ہے کہ قوم اس کی طرف توجہ کر رہی ہے گذشتہ دو ہفتوں کی آمد ۲۱۰۰ روپیہ ہے اللھم زد فزد۔ الفضل کے تازہ نمبر میں مستورات میں اس فنڈ کی تحریک کیگئی ہے اور حضرت ام المومنین کے چندہ سے اس کا آغاز کیا گیا ہے۔ احباب اپنے گھروں میں اسکی تبلیغ کریں اور مستورات کو بھی اس کار خیر میں شریک کریں میری التماس ہے اگر انصار اللہ کی انجمنیں اپنے اپنے قیام پر دعوت الی الخیر فنڈ کیلئے مستقل ماہوار چندوں کی کوشش کریں اور سردست کم از کم پانچسو روپیہ ماہوار کا انتظام کر دیا جاوے تو یہ تحریک ایک قابل قدر کام کا موجب ہو سکتی ہے میں چاہتا ہوں کہ خریداران و سرپرستان الحکم کیطرف سے کم از کم ایکسو دو روپیہ ماہوار مستقل اس فنڈ میں دیا جاوے۔ اس لئے میں ان سعادتمند روحوں سے جو اپنے الحکم کی تحریکوں پر لبیک کہنے کو آمادہ رہتے ہیں۔ اپیل کرتا ہوں کہ اپنے ماہوار چندوں سے اطلاع دیں۔ وصولی روپیہ کیلئے الگ انتظام دعوت الی الخیر فنڈ کیطرف سے ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ الحکم کی یہ اپیل الحکم کے نئے مہربان ہی پوری کر دیں گے۔

تبلیغ و اشاعت

خواجہ صاحب کی مدد کیلئے مولوی شیر علی صاحب کی روانگی کا تصفیہ ہو گیا۔ دہلی میں ایک انجمن اشاعت اسلام کی غرض سے وہاں کے عمایدین نے قایم کی ہے اور دو آدمی خواجہ صاحب کی مدد کیلئے بھیجنے تجویز کئے ہیں۔ جنکے دو سال کے اخراجات اور اسلامک ریویو کی مفت اشاعت کیلئے تیئس ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے نیکی کا کام کوئی بھی کرے قابل ستایش ہوتا ہے لیکن احمدی نکتہ خیال سے میں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ دو آدمی خواجہ صاحب کے ساتھ ملکر کسطرح پر کام کریں گے۔ دہلی کی انجمن جبکہ روپیہ دیگی تو اخلاقی طور پر اسے حق ہے کہ وہ اپنے روپیہ کے استعمال کیلئے مناسب ہدایات دے تو اسطرح پر یہ کام احمدی سلسلہ کے ہاتھوں سے کلیۃً نہیں تو جزءً ہی سہی نکلکر دوسرے ہاتھوں میں جاتا ہے۔ کیوں احمدی جماعت ولایتی مشن کے اخراجات کو اپنے ہاتھ ہی میں نہیں لیتی خواجہ صاحب کو دوسروں کی مدد کا محتاج ہی نہ رہنے دیں۔ وطن اور ریویو کا معاملہ کیا! قوم کو بھول گیا ہے؟

(الف) مجھے تنگدل اور وسعت حوصلہ کے خلاف تحریک کرنے والا کہا جاویگا۔ لیکن میں مجبور ہوں میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوہ حسنہ ہے میں ان ملامتوں کیوجہ سے اس زندہ تحریک کو پیش کرنے سے نہیں رک سکتا۔ یورپ اور دیگر بلاد میں تبلیغ کا کام تمہارے ہاتھ میں ہوتا کہ تم زندہ اسلام پیش کر ...

(ب) مولوی سیّد سرور شاہ صاحب اور حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی اور مولوی فاضل میر محمد اسحاق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہدویت کے اثبات پر چھ بجہ قریب کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ میں ایک شیعہ سے مباحثہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کیساتھ روانہ ہوئے اور وہ تبلیغ اشاعت اور مباحثہ کے بعد مع الخیر ۲۲ فروری کو ہو چکے ہیں۔ اور مولوی محمد اسمٰعیل

(ج) حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب حافظ روشن علی صاحب کو ساتھ لیکر وزیرآباد کی جماعت کی درخواست پر وہاں کی مسجد احمدیہ کے افتتاح کیلئے ۲۶ فروری ۱۹۱۶ء کو حضرت کے ارشاد و منظوری سے تشریف لیگئے وزیرآباد والوں کو مبارک کہ ان کی مسجد کا افتتاح ابن مہدی کے ہاتھوں سے ہوتا ہے۔ جنکی خدمت و ہم سفری کا فخر حافظ روشن علی صاحب کو ہے دونوں نام بابرکت ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو خدا تعالیٰ کے فضل و برکات کا محل بنا دے آمین

دارالامان کا ہفتہ

۱- حضرت امیر المؤمنین ابھی تک بستر علالت پر ہیں۔ آپ کو اطباء نے بتایا گیا ہے کہ بادی ہوا آگ اور پانی کے ملاپ میں علاج ہے۔ اس غرض کیلئے آپ کیلئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ حضور کو نواب صاحب کی کوٹھی پر شہر سے باہر لیجائیں۔ جہاں کھلی اور تازہ ہوا میں صحت ہے۔ آپ کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب بدستور دعاؤں میں مصروف رہیں ۲۷ کو بعد نماز جمعہ قبل عصر آپ وہاں تشریف لیگئے ہیں یہ تبدیل مکان مبارک ہو۔

۲- ابر آلودہ مطلع اب صاف ہوگیا ہے دھوپ میں تیزی پیدا ہو رہی ہے۔

۳- ڈاکخانہ کے سب پوسٹماسٹر کا تبادلہ ہو گیا ہے سید عبدالغنی شاہ صاحب تشریف لائے ہیں جو اس سے پہلے بھی قادیان کے سب پوسٹماسٹر رہ چکے ہیں۔ جنکے حسن اخلاق اور شریفانہ سلوک سے قادیان کی پبلک کو اور جہاں کہیں بھی وہ رہے ہیں ہمیشہ آرام پہنچا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ شاہ صاحب کوشش کریں گے کہ پہلے کیطرح ڈاک کی دوسری ڈیلوری بھی ہونے لگے۔

۴- مختلف مقامات سے احباب خلیفۃ المسیح کی عیادت کیلئے حاضر ہوئے لاہور سے میاں چراغ الدین صاحب کا خاندان متواتر حاضر ہوتا رہتا ہے۔ پچھلے اتوار کو ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور شیخ رحمت اللہ بھی تشریف لائے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رات حضرت کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب تو ایک عرصہ سے حضرت کے علاج میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے۔ ✻

ضلع گورداسپور کی خبریں

۱- صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر آجکل دورہ پر ہیں۔ الہ بخش پریس کی اجازت آپ نے بلا کسی ضمانت لینے کے عطا فرما دی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور ایک سنجیدہ اور متین افسر ہے اور جیسا کہ پہلے بھی الحکم میں صاف ظاہر کیا گیا تھا۔ یہ ضلع گورداسپور کی خوش قسمتی ہے کہ ایک نیکدل ڈپٹی کمشنر اسے ملا ہے۔ الہ بخش پریس کے معاملہ میں پولیس کے سب انسپکٹر بابو الطاف الرحمن صاحب کا بھی ہم کو شکر گذار ہونا چاہیئے جنہوں نے صحیح اور اصلی حالات کو پیش کردیا۔ بابو الطاف الرحمن ایک نہایت مستعد اور ہوشیار سب انسپکٹر ہے جس کے شریفانہ برتاؤ سے ضلع گورداسپور کا بہت حصہ واقف ہے۔

۲- دہلی اور لاہور میں جو تلاشیاں اور گرفتاریاں عمل میں آرہی ہیں افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس کا اثر گورداسپور میں بھی پایا گیا۔ جہاں تین خانہ تلاشیاں ہوئیں۔ اور ایک نوجوان ہرچند اس محرر کو گرفتار کیا گیا نہایت افسوس کی بات ہے کہ گورداسپور جیسا مقام بھی آلودہ سمجھا گیا۔

۳- موضع ڈلہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں مسلمانوں کو اذان نہ دینے سے سکھوں نے روکدیا اور ان کی مسجد اور قرآن شریف بھی جلا دیئے گئے۔ پولیس کے ذمہ وار افسر وہاں پہونچے۔

ذیلدار ڈلہ پر مسجد میں جوتیوں سمیت چلے جانے کا مقدمہ دائر ہے۔ اور فریقین کی ضمانتیں حفظ امن کیلئے لئے جانے کی تجویز ہے۔

یہ تمام امور میری غیر حاضری از قادیان کے دنوں میں ہوئے۔ مگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی ناعاقبت اندیش نے حکام بالادست کے کانوں میں یہ غلط بیان پہونچانیکی کوشش کی کہ ایڈیٹر الحکم نے مسلمانان ڈلہ کو مقدمات کیلئے آمادہ کیا۔ میں ضلع گورداسپور کے نیکدل اور معاملہ فہم ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی بیدار مغزی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ ایڈیٹر الحکم کو ذاتی طور پر صاحب موصوف سے نیاز حاصل ہے ایڈیٹر الحکم ہمیشہ ایک امن پسند اور خیر خواہ ملک و ملت کی حیثیت سے دیکھا گیا ہے وہ خوب سمجھتے ہیں کہ اس شرارت کی تہ میں کسی کا وجود ہے؟ ہاں میں اس امر کے کہنے سے نہیں رک سکتا کہ جو شرارت ڈلہ میں ہوئی ہے وہ ایسی نہیں کہ کسی مسلمان کو دکھ نہ دے۔ قرآن مجید اور مسجد کا جلا دینا یہ ایک ایسا فعل ہے جو مجھے بہ حیثیت مسلمان کے سخت تکلیف دہ ہے۔ ایسا ہی مسجد کی بے حرمتی کرنا اور ایک شخص کا جوتیاں لیکر اس میں افسران پولیس کی موجودگی میں چلا جانا ایسا امر نہیں جو مجھے اعتقادی رنگ میں تکلیف نہ پہونچائے۔ لیکن ان تمام دکھوں کیلئے ہم اپنے ضلع کے نیکدل اور ذمہ وار ڈپٹی کمشنر کے انصاف پر بھروسہ کرنا چاہتے ہیں۔ انکے واسطے میں یا کوئی دوسرا مسلمان قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا سخت حرام اور ممنوع سمجھتا ہے۔ میں جرأت سے یہ امر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسلمانان ڈلہ کی تسلی اور اطمینان کی جو صورت ہو سکتی ہے۔ وہ یہی ہے کہ حضور خود اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں اور قضیہ زمین بر سر زمین خود ڈلہ ہی میں پہونچکر فیصلہ کریں۔ برٹانی انصاف پر ہمیں اعتماد ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ مذہبی آزادی جو برٹش گورنمنٹ کا عطیہ ہے اس سے غریب اور نادار مسلمانان ڈلہ محروم نہیں کئے جاوینگے اور مقدمات کے طویل سلسلہ سے انہیں نجات دلائی جائیگی مقدمات دائر عدالت ہیں۔ اسلئے میں ضرورت نہیں سمجھتا کہ ان پر کچھ بھی ریمارک کروں۔

۳- بٹالہ کا نائب تحصیلدار بعض ناگوار شکایتوں کی بناء پر معطل ہوگیا ہے اور ان شکایات کی تحقیقات ہو رہی ہے

۴- قادیان ضلع گورداسپور میں خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کی سعی اور کوشش سے عنقریب ایک زراعتی بنک قائم ہونیوالا ہے۔

زراعتی بنکوں کے قیام سے زمینداروں کو بجد فائدے پہونچ رہے ہیں خان بہادر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور زراعتی بنکوں کا سوال پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ پرنالے کے پانی سے نکلکر بارش کے پانی کے نیچے آجانا بہتر ہے۔

اس وقت زمینداروں کی جو حالت ہے وہ نہایت قابل رحم ہو رہی ہے سود خوروں نے انہیں بیدست و پا کر رکھا ہے اور ایسے وقت میں زراعتی بنک انکے لئے نہایت مفید اور قابل قدر چیز ثابت ہوئے ہیں میں کسی مفتی کی حیثیت سے فتوی نہیں دے رہا بلکہ اقتصادیات کے اصول پر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی مندرجہ بالا رائے کی بناء پر کہتا ہوں کہ ایسے بنکوں سے فائدہ اٹھانا کم از کم پرنالے کے نیچے سے نکل جانا ہے۔

۵- قادیان کی سڑک کیطرف صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی توجہ منعطف کرانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور سڑک کے متعلق صاحب موصوف نے قادیان کے مقام پر بھی وعدہ فرمایا تھا۔ دن بدن آمد و رفت بڑھ رہی ہے ضرورت ہے اسے پختہ کیا جاوے۔

کلام امیر

۱۹- تاریخ کو ۱۰ بجے کے قریب حضرت صاحب نے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سے فرمایا کہ آپنے بہت تکلیف فرمائی اور آپکا بہت نقصان ہوا ہے آپ کمانے والے آدمی ہیں۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کیا کہ آپ کی خدمت سے زیادہ اور کیا کام ہو سکتا ہے۔ بہت کمایا ہے اور انشاء اللہ کمائیں گے۔ مگر حضور کی خدمت کا موقعہ کہاں مل سکتا ہے۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ اتنے میں والدہ صاحبہ عبدالحی اور حضرت ام المؤمنین تشریف لائیں حضرت ام المؤمنین کے سلام کے جواب میں فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت و علی ابناءکم دبناتکم والدہ صاحبہ میاں عبدالحی نے کہا۔ مولوی صاحب کیسی طبیعت ہے فرمایا۔ کہ اچھی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر آپ بولتے کیوں نہیں؟ چپ کیوں لیٹے رہتے ہیں؟ فرمایا حلق خشک ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ بیوی اللہ تعالیٰ سے صلح کر لو۔ چونکہ آپ کی آواز میں رقت تھی والدہ صاحبہ میاں عبدالحی نے عرض کیا کہ مولوی صاحب آپ تو لوگوں کو تسلی دلایا کرتے ہو۔ اب آپ خود گھبراتے ہو۔ فرمایا کہ میں گھبرایا نہیں ہوں کبھی نہیں گھبراتا۔ میں موت سے نہیں ڈرتا میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ڈر نہایت عمدہ بات ہے خدا خوش ہو جائے تو سب کچھ مل جاتا ہے۔ دوپہر کے وقت آپ نے فرمایا کہ مرزا صاحب (مرزا یعقوب بیگ صاحب) آپ کو دیکھکر مجھے شرم آتی ہے یوں تو اس بیماری کے دنوں میں بہت سے ڈاکٹر وقتاً فوقتاً آتے رہے ہیں۔ مگر مرزا یعقوب بیگ صاحب قریباً پندرہ دنوں سے برابر آپکی خدمت کیلئے حاضر ہیں اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب اور آپ کا ہی علاج ہو رہا ہے آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر کوئی قرآن شریف کا اشد مخالف آریہ تیرے پاس آکر کہے کہ ہزار سال کی عمر تو ناممکن ہے قرآن شریف میں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے تو لئے کیونکر اعتراض کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اب بھی قادر ہے کہ تجھے ہزار سال عمر دے اور اگر وہ انکار کرے تو اسے میں ہزار سال تک زندہ رکھوں گا اور وہ عمر طبعی کے ایسی خطرناک ارذل العمر میں گرفتار رہیگا کہ باقی عرصہ نہایت دکھ میں کاٹیگا۔ کیونکہ اس نے ہماری بات کا انکار کیا۔ پھر فرمایا کہ ہر زمانہ کے مطابق عمریں بھی ہوتی ہیں۔ اب تو دو سو سال تک پہنچنا انسان کیلئے مشکل ہو جاتا ہے۔ اب اگر زیادہ عمر ہو تو آدمی سخت تکلیف اٹھائے۔ (الفضل)

✻ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب مشہور مخلص رہتک سے ڈاکٹر غلام محمد صاحب پشاور سے ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب گنج سے ڈاکٹر محمد اقبال صاحب علیگڈھ سے تشریف لائے

تندرستی کی گفتگو

اپنی اپنی صحت کو درست رکھنے کیلئے امیر سے غریب تک فکر میں رہتے ہیں اور اپنی من مانی جس کو جیسی سوجھتی ہے ویسا ہی کرتے ہیں۔ دولتمند گھی دودھ میوہ وغیرہ کھاتے ہیں اور قیمتی دوا کی تلاش کرتے ہیں غریب کم خرچ جڑی بوٹی اور چٹکلے کی کھوج میں رہتے ہیں۔ اس جاڑے کے موسم میں ایسی مقویات کا کھانا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس موسم میں ہر چیز مریض کے موافق ہوتی ہے اسکی فکر اور دقت کو دور کرنیکی نہایت ہی آسان ترکیب ہے جس میں نہ تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور نہ اس قدر لیاقت سے باہر خرچ ہے وہ **ڈاکٹر ایس کے برمن کی مقوی باہ گولیاں ہیں۔ آپ بھی** ازمایش کرکے دیکھئے یہ بھوک کو بڑھاتی ہیں جوانی کی بے اعتدالیوں کی وجہ جو خرابی ہو اور جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہو یہ سب شکایتیں دور کرکے نیا خون اور نیا جوش پیدا کرتی ہیں اگر آپ آزمایش کرنا چاہیں تو ایک لفافہ میں ۔/ کا ٹکٹ اور دس پڑھے لکھے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے نمونہ مفت بھیجدیا جاویگا۔ قیمت ۳۰ گولیوں کی ایک شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ۵ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۱۵۵ و ۱۷۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

حضرت امیر المؤمنین نے سالانہ جلسہ پر الحکم کے لئے چھ ہزار روپیہ کی اپیل کی تھی۔ اور قوم اپنے امام کے مطلوبہ سرمایہ کے لئے مقروض ہے۔ اب الحکم مقروض نہیں بلکہ قوم۔ حضرت امیر المؤمنین یہ بار قوم کے سپرد کر چکے ہیں۔ ایسی حالت میں حضرت خلیفۃ المسیح اپنی علالت میں بھی اس فکر کو اپنے دل و دماغ میں جگہ دیتے ہیں۔ قوم کو اس ضرورت کا احساس جس رنگ میں کرنا چاہیئے وہ ظاہر ہے۔ اور پھر حضرت صاحبزادہ صاحب کا ہاتھ بڑانا اور مالی تفکرات سے اس پیارے کے دل و دماغ کو مشوش نہ ہونے دینا قوم کی سعادتمندی کی دلیل ہے۔

پس مجھے اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں بجز اس کے کہ مالی انتظام حضرت صاحبزادہ صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس لئے الحکم کی اعانت کیلئے ہر قسم کی رقوم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ احد کے نام آنی چاہئیں اور بہت جلد اس مطلوبہ رقم کو پورا کر دینا ضروری ہے۔ خود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بھی تحریک کریں گے۔ ہاں اسی سلسلہ میں مجھے ایک امر کو صاف کر دینا ہے۔

الحکم میں جس قدر تحریریں شایع ہونگی۔ ان کے لئے ایڈیٹر الحکم ہی ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ الحکم کی ادارت ترتیب کے متعلق ایڈیٹر الحکم اسی رنگ میں ذمہ دار اور ناظم ہے جیسا پہلے تھا۔ اس صیغہ کے ساتھ کسی کو کوئی تعلق نہیں۔ وہ الحکم کے موضوع اور مستقل موضوع کو مد نظر رکھ کر اسے انشاء اللہ ایڈٹ کرتا رہیگا۔ یہ جدید انتظام محض الحکم کی مالی حالت کی اصلاح اور اس کے احیاء و بقا کے لئے حضرت امیر المومنین نے از راہ کرم تجویز فرمایا ہے۔ تاکہ قوم کو بیش از بیش اس اخبار کی اہمیت اور ضرورت کا علم ہو جاوے۔

حضرت امیر المؤمنین کا یہ پہلا احسان

نہیں جو میری ذات اور الحکم کے احیاء کے ذریعہ کل قوم پر ہوا ہے۔ آپکی مہربانیاں اور غریب نوازیاں ہمارے ساتھ اس قدر ہیں کہ انکی جزا اللہ تعالیٰ ہی ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی صاحبزادہ صاحب نے الحکم کے احیاء کیلئے ہی اپنے قیمتی اوقات کو نہیں دیا بلکہ سلسلہ کی کوئی زبردست تحریک اور انسٹیٹیوشن نہیں جو اس کے ہاتھ پر زندہ نہیں ہوئی۔ مکل رسہ تعلیم اسلام مدرسہ احمدیہ وغیرہ کا احیا اسکی ہی مخلصانہ مساعی کا ثمرہ ہیں۔ پس ایڈیٹر الحکم اپنے ان مربیوں کی کس کس مہربانی کا شکریہ ادا کرے۔

میں خریداران و سرپرستان الحکم کا بھی بیحد شکر گذار ہوں اور دراصل میں تو اللہ تعالیٰ ہی کے فضل کا ثنا خواں ہوں کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے الحکم کو ایسے مربی اور سرپرست عطا کئے ہیں جنہوں نے الحکم کے ساتھ پوری وفاداری کا ثبوت دیا۔ اور اس کی ہر اداء بد فریادی رہے۔ ان مشکلات میں وہ میرے ہر طرح مددگار رہے۔

اور اب جبکہ جدید انتظام ہو گیا ہے ان کی رفتار اعانت پہلے سے زیادہ تیز ہوگی۔ اسلئے کہ اب وہ ایڈیٹر الحکم کے ساتھ ہی اپنی محبت و وفاداری کا اظہار نہیں کریں گے۔ بلکہ حضرت امیر المومنین اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی خواہش کو پورا کرنے میں سرگرم مددگار ہونگے اور اس طرح پر انہیں بہت دعاؤں کے حاصل کرنے کی موقع ملیگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور مجھے بھی توفیق دے کہ میں اس خدمت کو وفاداری اور امانت کیساتھ ادا کر سکوں جسکا اہل مجھے حضرت خلیفۃ المسیح نے سمجھا ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق کی دعا مانگتا ہوا اپنی جبر حاضری کے لئے قوم کے سامنے آتا ہوں اور عرض کرتا ہوں

باز آمدم تا خدمت ایں خاک پا رکنم + گر طاعتے قضا شدہ باشد ادا کنم

اختلافی مسایل میں راہ امن

ایڈیٹر صاحب الفضل نے اپنی تازہ اشاعت میں ایک نہایت ہی قابل قدر آرٹیکل لکھ کر احباب جماعت کو اختلافی مسایل کے متعلق ایسی ایک ہی صراط مستقیم دکھائی ہے جس پر چلکر کبھی ٹھوکر نہیں لگ سکتی اور وہ یہ ہے کہ جس امر کے متعلق شبہ ہو کہ کیا کرنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا فیصلہ اور فتویٰ آپ کی کتابوں میں دیکھو۔ اسپر بھی اگر پتہ نہ لگے تو ایڈیٹر الفضل کو لکھدو۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب کا حوالہ مع صفحہ سطر کے لکھدیں گے اس طریق سے نہایت آسانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ حاصل ہو سکیگا۔ احمدی بھائی احباب کو یاد رکھیں کہ کسی مسئلہ کے متعلق وہ حضرت مسیح موعود کا فتویٰ معلوم کرنا چاہیں تو اس طریق کو عمل میں لائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صادق دوستوں کیلئے

(برادرم میر حامد شاہ صاحب کا رؤیا)

برادرم میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی میری معرفی کے محتاج نہیں وہ اپنی پاک فطرت اور اخلاص فی اللہ کیلئے ہمیشہ ممتاز رہے ہیں۔ بلکہ ایک بے ریا خادم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص جان نثار ہیں۔ انہوں نے میرے پاس ایک نظم ایک مختصر سے خط کیساتھ بھیجی ہے۔ اس نظم کو میرے پاس بھیجنے کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام موئے ہیں جنہوں نے رؤیا میں اس کو میرے سپرد کر دینے کا حکم دیا۔ شاہ صاحب نے اس واقعہ کو خود اپنے خط میں لکھدیا ہے اسے پڑھکر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ الحکم کیلئے عالم ارواح میں بھی ایک تحریک ہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی اسکی مالی اعانت کیلئے ایک تحریک فرمارہے ہیں۔ اسکی صداقت اس کی عملی حالت سے ظاہر ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح کو اس علالت میں بھی الحکم کے احیا کی فکر ہے اور اپنی حبیب سے بھی وہ ایک ہزار روپیہ اپنے خادم کی اعانت کے لئے نثار کرتے ہیں۔ سلسلہ کی بڑی بڑی انجمنوں کو حضرت خلیفۃ المسیح کی اپیل چھ ہزار روپیہ تو پوری کرنی چاہیئے اور میں جانتا ہوں کہ اگر اسوقت بڑی بڑی انجمنیں یا فرداً فرداً احباب اپنے عطیات حضرت امام کی تقلید و اتباع میں بھیجیں گے تو حضرت خلیفۃ المسیح کو خاص خوشی اور دعا کی تحریک ہوگی۔ بہر حال شاہ صاحب نے جیسے رؤیا کو پورا کرنے کے لئے وہ نظم میرے پاس بھیجی ہے میں اسے اعانت الحکم کی تحریک حضرت مسیح موعود کی روح پر فتوح کی طرف سے سمجھ کر اس نظم کو الگ نہایت خوشخط چھپوا رہا ہوں۔ یہ نظم نقشہ کیطرح دیوار پر اویزاں ہو سکے گی۔ اور جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا **قیمت سات روپیہ** مقرر کرتا ہوں۔ یہ رقم جو اس نظم کی فروخت پر جمع ہوگی وہ اخبار الحکم کے فنڈ میں جو حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الاحد کی نگرانی اور انتظام میں ہیگا جمع کردیجاویگی وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور پیار رکھتے ہیں اپنی درخواستیں دفتر الحکم میں بھیجدیں تاکہ یہ ہدیہ انہیں بذریعہ وی پی بھیجا جاوے یہ ایک مالی ایثار و محبت کا امتحان ہے اب میں شاہ صاحب کا خط درج دیتا ہوں۔

میر حامد شاہ صاحب کا خط اور رؤیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم شیخ صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میں نہ ناظم نہ شاعر پھر میری نظم یا شعر ان خوبیوں کے لحاظ سے جن کو سخن بین باریک نگاہوں سے دیکھتے ہیں کب پسند ہو سکتے ہیں مگر مجھے اس سے کوئی غرض نہیں جب کبھی خیر خواہی یا نصح کی کوئی تحریک اللہ تعالیٰ میرے سینے میں پیدا کر دیتا ہے تو بیساختہ محض خدا لگی بات میں کہہ دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اسی مقام کے لحاظ سے میری نظم یا شعر کسی کو مفید ہو سکتے ہیں ماجی الحلی اللہ یہ نظم میں آپکو پاس بھیجتا ہوں میرا ارادہ تھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب جناب میاں بشیر الدین محمود احمد کی خدمت میں بھیجوں کہ اگر آپ مناسب تصور فرمادیں تو اپنے الفضل میں طبع کرادیں آجکل کرتا رہا مگر ارسال نہ کر سکا۔ دو دن گذر گئے ہیں رات کو بعد نماز تہجد میں لیٹ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کو مہدی معہود مرحوم و مغفور ایک وسیع صحن میں تشریف فرما ہیں۔ اور اس صحن کے حوالی میں بہت بلند عمارات شاندار بنی ہوئی ہیں ریش مبارک نہایت سفید ہے اور ایسی براق کہ چاندی کیطرح چمک رہی ہے درازی موزون سو نہایت خوبصورت معلوم ہو رہی ہے تقریر فرمارہے ہیں بیان میں خاص جوش ہے اور آنکھوں میں ایک خاص برقی چمک ہو رہی ہے آنکھ نہایت ہی روشن ہو تقریر فرماتے ہوئے آپ مستشرق ہو کر بیٹھے ہیں وہ یہ نظم ملاحظہ فرمانے کے بعد اخویم حبیب العزیز صاحب لاہوری خلف الرشید میاں چراغ الدین صاحب لاہوری کے حوالہ کی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ الحکم کو دیدو وہ اس کو بہت موٹی قلم سے چھاپے اور ہمارے پاس بھیجدے ہم کو یہ بہت پسند ہے ہم اسکو اپنے پاس رکھینگے اور اسکی قیمت سات روپیہ مقرر کرے۔ بیدار ہونے پر میں نے اس خواب کو پورا کرنے کیلئے یہی مناسب سمجھا کہ یہ نظم میں آپکے پاس بھیجدوں آپ حضرت میاں صاحب کو بھی ستمیم کو دکھادیں یا اس خواب کے لحاظ سے جیسا مناسب سمجھیں کریں۔

[illegible] حامد شاہ

سیرت المہدی کا ایک ورق!

الحکم میں سیرت المہدی کے متعدد اوراق شائع ہوئے اور سیرت [illegible] کی ترتیب و تدوین کیطرف جماعت کو توجہ بھی دلائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے چاہیگا تو وہ مکمل ہو کر شائع بھی ہو رہیگی۔ مجھے یہ مضمون نہایت محبوب اور پسند رہے ہے سیرۃ المہدی کے متعلق کوئی بات کسی کی زبانی سنوں تو وہ میرے دل و دماغ کو مسرور کر دیتی ہے۔ برادرم صادق بھی کبھی کبھی حدیث یار سنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے خوش رکھے۔ تشحیذ کے پہلے نمبر میں مندرجہ بالا عنوان سے کچھ باتیں نکلی ہیں۔ اس حدیث یار کو میں بھی دوہراتا ہوں تاکہ الحکم کے ناظرین اس سے مکرر لطف لیں۔

(ایڈیٹر)

مسیح موعود علیہ السلام کا استغراق

حضور کو اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت تھی کہ دنیا و مافیہا سے بے پرواہ رہتے۔ اور کبھی بجز ذات باری تعالیٰ کسی پر اعتماد نہ کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اشتہار لکھنے لگتے تو اشتہار سے رسالہ بنجاتا اور رسالہ سے ایک کتاب اور پھر ایک کتاب سے دوسری کتاب۔ کیونکہ کتب فروشی آپ کا مقصود نہ تھا بلکہ جو بات خدا تعالیٰ دل میں ڈالتا اسی کی اشاعت فرماتے کہ شاید اس دلیل سے کوئی سمجھ جائے۔

۲۔ بسا اوقات ایک شخص رخصت ہونے کے لئے آتا۔ آپ اسکی خاطرداری کے لئے اس سے دریافت فرماتے کہ آپ کہاں جائینگے۔ مثلاً وہ عرض کرتا بھیرہ۔ پوچھتے بھیرہ کس راہ سے جاتے ہیں۔ وہ عرض کرتا لالہ موسیٰ سے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور شخص آتا۔ اور وہ بھی اگر بھیرہ کا ہوتا۔ تو آپ اس سے بھی یہی سوالات کرتے۔ کیونکہ آپ خدا تعالیٰ کے ذکر میں محو تھے۔ آپ ایسی باتوں کو دل پر نہ بٹھاتے۔ کہ یاد رہتیں آپ تو اس حکم ربی کی تعمیل میں کہ لا تصعر لخلق اللہ و لا تسئم من الناس اخلاق سے پیش آتے اور خاطرداری کرتے ورنہ تبتل الی اللہ کا یہ حال تھا کہ خلق کیطرف توجہ نہ تھی۔

۳۔ دہرمپال جب اسلام سے مرتد ہو کر آریہ بنا۔ اور اس نے ایک کتاب ترک اسلام شائع کی۔ تو دربار رسالت میں بھی اس کا ذکر آیا۔ اسکے جواب کیلئے حضرت مولوی صاحب [illegible] (خلیفۃ المسیح) کو ارشاد ہوا۔ اس کے جواب کا مسودہ دو ماہ تک وقتاً فوقتاً آپ خود سناتا رہا اور آپنے پسند کیا۔ پھر یہ کتاب چھپ گئی۔ ایک [illegible] کے بعد دہرمپال کا پھر کوئی ذکر آیا۔ اور مجھے خوب یاد ہے کہ ہم اس [illegible] مسجد مبارک میں بیٹھے تھے فرمایا دہرمپال کون؟ کیا اس نے کوئی کتاب لکھی ہے۔ جب عرض کیا گیا۔ تو فرمایا کیا اس کا کسی نے جواب بھی لکھا ہے؟

آپ کو نسیان نہیں تھا۔ بلکہ بات یہ تھی کہ کتاب آپ نے خود لکھوائی مگر لکھی جانیکے بعد آپکا بھروسہ اس کتاب پر نہ تھا۔ بلکہ خدا کے فضل پر تھا۔ اس لئے کچھ یاد نہ رہا۔

آپکی غیرت

آتھم کے ساتھ مباحثہ کے شرائط طے کرنے کے لئے چند احباب گئے۔ عیسائیوں نے دعوت کی جو انہوں نے قبول کر لی۔ جب حضور کو یہ معلوم ہوا۔ تو حضور نے اسے ناپسند کیا۔ اور فرمایا کہ وہ ہمارے جان سے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور انہیں کاذب و مفتری سمجھیں اور تم ان کے ہاں دعوت کھاؤ۔ یہ ایمانی غیرت کے خلاف ہے۔

۲۔ اسی طرح جب آریہ سماج کے جلسہ میں حضور کا مضمون سنانے ہم لوگ گئے۔ اور اس میں حضرت مولوی صاحب (خلیفۃ المسیح) بھی تھے۔ تو آریوں نے اسلام اور نبی اسلام کے بارے میں درشت زبانی اور ہتک سے کام لیا۔ اور ہم لوگ امن میں نقص آجانے کے خیال سے بیٹھے رہے۔ پھر جب آپ کو اسی واقعہ کا علم ہوا تو فرمایا تو اسی وقت کھڑے ہو کر جواب دینا تھا یا اس مجلس سے چلے آنا تھا بیٹھ کر اپنے نبی کی ہتک سننا مومن کی غیرت گوارا نہیں کر سکتی۔

۳۔ لدھیانہ میں ٹمپرنس سوسائٹی کا جلسہ تھا۔ اس میں حضرت اقدس بھی چلے گئے۔ مختلف فرقوں کے لوگ جمع تھے۔ حاضرین کے عمائد نے بہت اصرار کیا کہ آپ بھی کچھ تقریر فرمائیں۔ مگر آپ نے ان کی درخواست کو باوجود اصرار کے منظور نہ فرمایا۔ جب ڈیرے پر تشریف لائے تو پوچھا گیا۔ کہ حضور نے تقریر کیوں نہ فرمائی؟ ارشاد کیا اگر میں تقریر کرتا تو ضرور تھا کہ میں بیان کرتا کہ شراب سے روکنے والوں کا سردار محمد رسول اللہ صلعم ہے۔ اس کی ان لوگوں نے اجازت نہ دینی تھی اور میں اس تقریر کو جس میں میرے آقا کا نام لیا جانے کی اجازت نہ ہو پسند نہیں کرتا۔

دعا سے مشکلات کا حل

آپ ہر امر میں دعا سے کام لیتے۔ اور دعائیں الحمد پڑھ لیتے کہ یہ ایک جامع دعا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا حضور مجھے بہت تکلیف ہے۔ فرمایا استغفار کرو۔ اور دوبارہ عرض کرنے پر فرمایا۔ کہ یوں دعا کرو یا الٰہی میرا وہ گناہ بھی بخشدے جس وجہ سے مجھے یہ تکلیف پہونچی ہے۔

آپکی سخاوت

حضور کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی آپ سے دوائی مانگتا تو آپ اس کی حاجت سے بہت زیادہ دیدیتے بعض دفعات تمام بوتل ہی حوالے کر دیتے۔ ایک دفعہ تریاق طاعون تیار کیا۔ جس میں کئی ہزار کے جواہرات پڑے اور مجھے یاد ہے کہ پانچ نافے کوئی شخص لایا۔ جو بہت اعلیٰ قسم کے تھے۔ آپ نے وہ بھی اسی میں ڈلوا دیئے۔ ایک شخص نے دو تین ماشے تریاق طلب کیا تھا۔ آپنے اُسے بہت سی مقدار ڈبیہ میں بند رجسٹری کرا کے بھجوا دی۔

۲۔ ایک کھیس نہایت خوبصورت اور قیمتی تھا حضور اس پر بیٹھے تھے۔ ایک زمیندار نے یونہی کہا یہ کھیس تو بہت عمدہ ہے آپ نے نکال کر اسی کو دیدیا۔

۳۔ ایک حمایل حضور کے پاس تھی۔ جسکی نسبت فرمایا۔ سب سے زیادہ مجھے یہ حمایل پسند ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یہ حمایل مجھے بخشدیں۔ آپنے فرمایا لیجاؤ۔ کسی نے عرض کیا کہ یہ تو حضور کو بہت پیاری تھی۔ فرمایا سایل کا سوال بھی ردّ نہیں کیا جا سکتا۔

حضور کا مکاشفہ

یہ اکثر دیکھا گیا۔ کہ جن خیالات کو لیکر ایک شخص حاضر ہوا ہے۔ انہی خیالات پر حضور نے تقریر شروع کر دی۔ گورداسپور کے مقدمہ کے دوران میں میں حضور کی خدمت میں حاضر تھا۔ جس کمرے میں آپ کی چارپائی تھی اس میں ایک چھوٹی سی چارپائی میرے لئے رکھی۔ آپ اکثر رات کے وقت مجھ سے وقت پوچھا کرتے۔ اور کوئی الہام ہوتا تو اُسے لکھا دیتے۔ ایک آواز پر میں نہ جاگتا۔ تو پھر دوسری آواز آہستہ دیتے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا کہ آپ مجھے تکلیف دینا نہیں چاہتے۔ ایک روز کا ذکر ہے میں یہ خیال کر رہا تھا۔ کہ آج میں نے کوئی خدمت نہیں کی۔ حضرت اقدس اس وقت ٹہل رہے تھے۔ اچانک فرمایا مفتی صاحب [illegible] ہم آپ کو اسواسطے تو نہیں لاتے۔ کہ آپ کوئی کام کیا کریں بلکہ اسواسطے کہ آپ ہمارے پاس رہتے ہیں۔ الہام لکھتے ہیں۔ آپ کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔ دل بہلتا ہے۔

متفرقات

ایک دفعہ کسی نے عرض کیا کہ حضور ایک بات کو بار بار اپنی کتاب میں لاتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ آپ شاید بھول جاتے ہیں۔ فرمایا وہ سمجھتے ہیں میں بھول جاتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں وہ بھول گئے ہوں۔ اس لئے پھر وہی بات لکھ دیتا ہوں۔ کہ کسی طرح کوئی سمجھ جائے۔

۲۔ حضرت نے فرمایا کہ استقلال فی الدعا بڑی چیز ہے۔ ایک بزرگ کا قصہ سنایا کہ وہ تیس سال یہی آواز سنتا رہا۔ کہ تیری دعا قبول نہ ہوگی۔ مگر وہ استقلال سے دعا میں لگا رہا۔ آخر ایک روز اُسے ارشاد باری تعالیٰ کا ہوا۔ کہ تیس سال کے عرصہ میں جس قدر دعائیں تو نے کی ہیں وہ قبول۔

۳۔ تہجد کے اٹھنے کا طریق فرمایا کہ اگر اپنا نام لیکر سوتے وقت کہدے کہ مجھے جگا دینا تو آنکھ کھلجاتی ہے۔

۴۔ ایکدن کا ذکر ہے کہ کسی دیوار کے متعلق حضرت ام المومنین کی رائے تھی کہ یوں بنائی جاوے اور مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے حضرت اقدس سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا خدا نے مجھے لڑکوں کی بشارت دی اور وہ اس بی بی کے بطن سے پیدا ہوئے اس لئے میں اُسے بھی شعائر اللہ سے سمجھ کر اس کی خاطرداری رکھتا ہوں۔ اور جو وہ کہے وہ مان لیتا ہوں۔

کچھ اور

برادرم صادق نے سیرۃ المہدی کے ان گرانقدر موتیوں سے احباب کو خوش کیا۔ یہاں چند سطریں باقی رہ جاتی ہیں۔ اسلئے میں بھی کچھ پیش کر دیتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے نصف صدی پیشتر اپنے محبوبات و مالوفات کے متعلق ایک فقرہ لکھا ہے۔ جس کے اندر آپ کی پاک سیرت کا راز در مکنون کی طرح محفوظ ہے۔ فرماتے ہیں:۔

اَلْمَسَاجِدُ مَكَانِيْ وَالصَّالِحُوْنَ اِخْوَانِيْ وَذِكْرُ اللهِ مَالِيْ وَخَلْقُ اللهِ عِيَالِيْ یعنے میرا مکان مسجدیں ہیں۔ اور صالحین میرے بھائی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر میرا مال و دولت ہے اور خلق اللہ میرا کنبہ ہے۔"

بظاہر یہ چند الفاظ ہیں مگر آپ کی سیرت کے بہ کثرت ہی بابوں کا خلاصہ اور مغز ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے چاہا تو میں آپ کی لائف میں اس پر سیر کن بحث کا ارادہ رکھتا ہوں وباللہ التوفیق۔

اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلقات پر فرماتے ہیں

من نہ ہیچم سر از تو جاناں - دامن خود زدست من مرہان
من ز مادر برائے تو زادم - ہست عشقت غرض ز ایجادم
دل بدنیائے دوں چرا بندیم - با بیار عزیز خورسندیم

مختصر نوٹ

احمدیت کی خصوصیات

کوئی قوم دنیا میں اگر زندہ رہ سکتی ہے۔ تو وہ اپنی خصوصیات کو قایم رکھکر۔ اگر قومی خصوصیتوں کو مٹا دیا جاوے یا مٹنے دیا جاوے تو یہ خصوصیتوں کا مٹانا نہیں بلکہ ایوان قومی کی دیواروں کو متزلزل کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں ایک مامور و مرسل کی حیثیت سے نازل کیا۔ اور انہوں نے اگر چہ بادی النظر میں قوم میں تفرقہ پیدا کر دیا۔ لیکن اس تفرقہ میں وحدت کا راز پوشیدہ تھا۔ وہ منتشر وجود دوسروں نے نہیں بلکہ انہوں نے اپنی قوم کے افراد نا کارہ محض اس بنا پر قرار دیئے تھے کہ انہوں نے خدا کے مرسل سے پیوند اختیار کیا تھا۔ آج ایک قوم ایک مخلص قوم وحدت کی بے نظیر یادگار قوم کی شکل میں کام کر رہی ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے مختلف فرقے موجود ہیں۔ لیکن ان کی جو حالت ہے وہ عیاں ہے۔ ان کے لیڈروں میں اتحاد یگانگت کی جو نظیریں پائی جاتی ہیں۔ اسپر مجھے کچھ بھی کہنے کی حاجت نہیں۔ مگر احمدی قوم جو ایک امام سے متعلق رکھتی ہے۔ ہر چند طبایع کی آزادی اور مذاق و آرا کے اختلاف کی وجہ سے کبھی ان میں بھی سطحی خیالات کے انسانوں کو تفرقہ نظر آتا ہے۔ مگر وہ نہیں دیکھتے کہ یہی ایک ممتاز قوم ہے۔ جس کی آوازیں ایک وجود پر جا کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح پر یہ قوم حبل اللہ کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھنے کی وجہ سے اخوت و وحدت کا ایک قابل قدر نمونہ ہے۔ آج مسلمان اپنی پولیٹیکل ضروریات کی وجہ سے یا دیگر اسباب کی بنا پر وحدت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں لیکن اس ضرورت کے احساس پر بھی وہ وحدت کیلئے وہ راہیں اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ لوگوں کی پامال راہ نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کی قومی بیداری دوسروں کی نظر میں کیسی ہی عجیب و غریب ہو مگر میں اس کو عارضی اور ناپائدار سمجھتا ہوں۔ بہر حال قومی خصوصیتوں کو قایم رکھنا زندہ قوم کے آثار ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے کہ احمدی ہی قوم دنیا میں ایک زندہ قوم بنکر رہے۔ اس میں اور دوسرے مسلمانوں میں اگر کوئی ما بہ الامتیاز نہ ہوتا تو ضرورت نہ تھی کہ اس مقصد کیلئے خدا تعالیٰ کا ایک رسول آتا۔ لیکن جبکہ خدا تعالےٰ نے ایک مامور کو (جو اپنے رنگ میں عیسٰی کا موعود تھا بھیجا) اس غرض کیساتھ مبعوث فرمایا۔ تو حضرت امام کے منشاء کو جو خدا تعالیٰ کا عین منشاء ہے پھیلانا ہمارا کام ہے۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ حضرت امام امن و سلامتی کے شہزادے تھے اور دنیا میں صلحکاری پھیلانے کے لیئے آئے تھے۔ اور اسی لیئے اللہ تعالےٰ نے ان کی بعثت کے لیئے امن اور عدل کے زمانہ کو پسند کیا۔ لیکن دنیا میں امن کیلئے بھی ایک جنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور خدا کے ماموروں اور مرسلوں کی جنگ باطل معتقدات کے خلاف ہوتی ہے وہ عقلی دلایل اور تائیدی نشانات کے ذریعہ تمام قسم کی باطل پرستیوں کو کچلا کرتے ہیں وہ دنیا کے ساتھ صلح کا عہد باندھتے ہیں۔ مگر وہ صلح کسی ریا یا خود غرضی کی بنا پر نہیں ہوتی۔ اور نہ اپنے خصوصیات کو چھوڑ کر ہوتی ہے۔ بلکہ دوسروں کو اپنے ساتھ ملانے سے۔ ان حالات میں اگر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کردہ خصوصیات کی قوم کو یاد دہانی کراتا ہوں۔ تو اس سے میری غرض قوم کو اپنے مرکز پر کھڑے رہنے کی تاکید اور اعتصام بحبل اللہ کیطرف دوسروں کو دعوت دینا ہے یہ سچ ہے کہ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو مشترک صداقتوں کا رنگ رکھتی ہیں۔ لیکن بعض خصوصیتوں کا ترک ان تمام کو بیکار کر دیتا ہے قرآن مجید جو منکرین نبوت کے حبطِ اعمال کا ذکر کرتا ہے تو کیا ان تمام منکرین نبوت میں کوئی بھی شریف الطبع نہ تھا؟ نہیں قرآن مجید نے ایک اصول بتایا ہے اسی طرح آج برہمو ازم کے حامل تمام مشترکہ صداقتوں کے فدائی معلوم ہوتے ہیں اور تمام راستبازوں کی پرستیاں منا کر اپنی آزادی طبع اور وسعت حوصلہ کی داد چاہتے ہیں مگر جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ باوجود ان تمام امور کے برہمو سے بڑھ کر ہم راستبازوں کا دشمن کسی کو نہیں سمجھتے۔ جو انہیں راستباز کہہ کر دعوی نبوت میں نعوذ باللہ جھوٹے قرار دیتے ہیں اس لیئے اس قسم کا راضی نامہ اور صلح اسلام نہیں چاہتا۔ اور احمدیت اسی اسلام کو پیش کرتی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے۔ جنپر اس وقت کے مادی مدبروں نے نعوذ باللہ تفرقہ پردازی کا الزام لگایا بلکہ ابوجہل نے تو اس پر مباہلہ بھی کر لیا۔ اگر راضی نامہ احمدیت کی غرض ہوتا تو حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو ان معتقدات سے نیچے اتر آنے کی تعلیم دیتے۔ مگر جن مشکلات اور تکالیف کے درمیان اپنی قوم کی تربیت حضرت مسیح موعود اور آپ کے بعد آپ کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح نے کی۔ اور خصوصیات قومی کو کبھی ترک نہیں کیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ کی جان یہی خصوصیات ہیں۔

اسلیئے میں چاہتا ہوں کہ احمدی قوم کو اسکی خصوصیات سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں جو کچھ بھی لکھوں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہی الفاظ اور کلمات طیبات ہوں جو اپنے اثر اور قوت جذب کے لحاظ سے بےنظیر ہوتے ہیں امید ہے کہ اس سلسلہ مضامین کو دلچسپی سے پڑھا جاویگا۔ اور زندہ قوم کے زندہ افراد کوشش کریں گے کہ خصایص قومی کو مٹنے نہ دیا جاوے اور اگر کسی مرحلہ پر کسی کی طرف سے کوئی فرو گذاشت ہوتی نظر آوے تو اسی موقع پر اُسے ہوشیار کر دیا جاوے۔

جرائم پیشہ اقوام کے متعلق ہمارا فرض

جب کبھی نور چرنے جرائم پیشہ اقوام میں کام کرنا شروع کیا تھا اور ان قوموں کی بستیاں اور آبادیاں قایم کرنے کی تجویز کی تھی۔ میں نے اسی وقت مسلمانوں کی انجمنوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ غافل نہ رہیں۔ اور ان اقوام کو عیسائی ہونے سے بچا دیں مگر ایسی تحریکوں اور تجویزوں پر عملی قدم اٹھانے کے لیئے اخلاص اور ایثار کی ضرورت ہے۔ یہ آواز الحکم کے کالموں میں بلند ہو کر رہ گئی۔ خود ہماری جماعت نے بھی جو اشاعت و حفاظت اسلام کے اہم فرض کو لیئے ہوئے ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکی ہے اس طرف توجہ نہ کی۔ پھر میں نے خانہ بدوش اقوام میں تبلیغ و حفاظت اسلام کے لیئے توجہ دلائی۔ مگر مفید اور کام کی تجاویز کا جو حشر ہوتا ہے وہی سلوک ان برمحل تجاویز کا ہوا۔ اب چار سال گذرنے کے بعد مسلمانوں کو پھر ایک موقعہ ملا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب نے حال میں ایک پبلک کمیونک شایع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہندو مسلمان سوسائٹیوں کو خاص مراعات دینے کو آمادہ ہو اگر وہ جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح و تربیت کے کام کو اپنے ہاتھوں میں لیں۔ میرا خطاب اس وقت صرف احمدی قوم سے ہے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک مرتبہ خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل کے ہاتھ پر اور پھر دوسری مرتبہ خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر کیا ہے کہ کیا وہ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے دیگی؟ ضرورت ہے کہ گورنمنٹ کو اپنے منشاء سے اطلاع دیجائے اور احمدی قوم جرائم پیشہ اقوام کی ایک بستی یا آبادی بسانے کے لیئے طیار ہو جاوے۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب جو دعوت الی الخیر کے نام سے ایک فنڈ کھول رہے ہیں۔ وہ اسکی سکیم اور پیمانہ کو وسیع کریں۔ اور ہندوستان میں تبلیغ و اشاعت سلسلہ کے ساتھ جرائم پیشہ اقوام کی بھی نئی آبادیاں قایم کرنے کو بھی اپنے مقاصد میں داخل کریں۔ ایسا کرنے سے یہی نہیں کہ ہم گورنمنٹ کی اعانت کریں گے۔ اور ملک کے امن اور اصلاح میں اس کا ہاتھ بٹائیں گے بلکہ ان قوموں کی اصلاح سے انہیں سچا مسلمان اور خادم اسلام بنانے کا کام کر سکیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اس مقصد کیطرف توجہ کریں گے اور قوم اُن کا ہاتھ بٹائیگی۔

عید میلاد کی بدعت کم ہو رہی ہے

عید میلاد کی تجویز جب لاہور سے نکلی تھی اُسی وقت ایڈیٹر الحکم نے شماتت کی ذرا بھی پرواہ نہ کر کے اس بدعت کی مخالفت میں قلم اٹھایا تھا۔ بانیان عید کو اس وقت سخت ناگوار گذرا میں جانتا تھا کہ یہ حق ہے جو میں ظاہر کر رہا ہوں۔ آخر وقت آئیگا کہ اعلائے کلمۃ الحق ہو کر رہے گا۔ خدا کا شکر ہے کہ اب یہ بدعت کم ہو رہی ہے۔ جہاں اس وقت مختلف جگہ کے جلسوں کی روئدادیں شایع کی جاتی تھیں۔ اب یہ عید میلاد معمولی طور پر گذر جاتی ہے معزز معاصر پیغام صلح کی اس تائید حق کیلئے (جو اس نے اس بدعت کے خلاف کی ہے) مجھے شکرگذار ہونا چاہیئے کہ اس نے لاہور کی پبلک کو خصوصاً اور باہر کے مسلمانوں کو عموماً اس مسئلہ پر صحیح خیالات ظاہر کر کے ایک بدعت سے بچایا۔ میں الحکم کی تائید کی۔ امید ہے۔ آئیندہ وہ اس سے بھی زیادہ زور کے ساتھ اُس کے روکنے کی کوشش کریگا +

اسلامی تعزیرات کی فلسفہ کی صداقت

یہ زمانہ اسلام کی صداقت کے اظہار کا زمانہ ہے اسلیئے اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود کے زمانہ کو اظہار الدین کا زمانہ قرار دیا ہے۔ اسلام کی صداقت روز روشن کیطرح عیاں ہو رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے بارہا فرمایا کہ جسقدر علوم حقہ اور سائنس ترقی کریگا۔ اسی قدر اسلام کی صداقت ظاہر ہوگی۔ اسلامی تعزیرات اور حدود میں سارق کی سزا ہاتھ کاٹ دینے کی ہے۔ اکثر نادان اس قسم کی تعزیرات کو سختی اور سنگدلی پر محمول کرتے تھے۔ لیکن اب انہیں موجودہ تحقیقات کے آگے تو کم از کم سر جھکا دینا پڑیگا۔ امریکہ میں ان دنوں بدچلنیوں کا علاج اپریشن کے ذریعہ سے کیا جانے لگا ہے۔ اور عدالت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئیندہ بدچلنی کی پاداش میں لوگ جیل خانہ نہیں بھیجے جاویں گے۔ اور گورنمنٹ نے بھی اس اپریشن کے طریق کو پسند کیا ہے۔

ثابت ہوا ہے کہ بدچلنی اور بداخلاقی ایک نس کے پیدا ہونے سے ہوتی ہے۔ اس اصل پر اگر غور کیا جاوے۔ تو اسلامی تعزیرات میں سارق کے ہاتھ کاٹ دینے کا فلسفہ سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہیں +

مذہبی کانفرنس کی ضرورت

(مرزا بھائی قاضی اکمل)

نے نہایت ضروری اور برمحل بحث اٹھائی ہے کہ قادیان میں ایک مذہبی کانفرنس قائم کیجاوے - اور اس کانفرنس کے قیام سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک زبردست خواہش پوری ہوگی - مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجود یکہ ہمارے اخبارات کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے - مگر ان معاملات پر جو قومی بہبود اور سلسلہ کی اشاعت و تبلیغ کے متعلق کوئی ایک ہمعصر تحریک کرے تو دوسرے بالکل خاموش رہ جاتے ہیں - گویا ان کے فرض اور دایرہ کام سے اس تحریک کو کوئی تعلق نہیں - بجائیکہ اخبارات کی کثرت سے یہ فایدہ ہونا چاہئے کہ ضروری معاملات پر سب کے سب متفق ہو کر مختلف طریقوں سے قوم کو توجہ دلائیں - میرا خیال ہے کہ آئندہ اس طریق کو ہمارے اخبارات چھوڑنے کی کوشش کریں گے - اور قومی معاملات کے متعلق ہر مفید تحریک پر متحد آواز بلند کر کے اسے کامیاب بنانیکی فکر کیا کریں گے -

بہرحال مذہبی کانفرنس کی ضرورت ایک ایسی ضرورت ہے - جو کسی بھی دانشمند احمدی کی نظر میں خفیف نہیں ہوسکتی - میں نے ۱۹۰۷ء میں جبکہ لاہور آریہ سماج کے جلسہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون پڑھا گیا - اور آریہ سماج نے اسلام پر ناپاک حملے کیے - اس ضرورت کو محسوس کر کے اخبار الحکم میں مذہبی کانفرنس کی تحریک کی - میرا خیال اس وقت اس کانفرنس کی وسعت اور اس کے بعض پہلوؤں پر تھا - چنانچہ میں نے اس کانفرنس کی ضرورت پیش کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"مذہب کے نام سے جو انقلاب آجکل قوموں میں پیدا ہوا ہے اور حمایت مذہب کے نام سے جس قدر تحریکیں ہو رہی ہیں وہ اس زمانہ کو مذہبی زمانہ کا نام دینے میں سراسر حق بجانب ہیں فی الحقیقت اگر غور کیا جاوے مذہبی جدال اور ایک مذہب کا دوسروں کو مغلوب کر دینے کے لئے جدوجہد کرنا صاف طور پر بتا رہا ہے کہ یہ دور مذہب کا دور ہے - اور حقیقی اور زندہ مذہب باقی تمام مذاہب کو اپنے اندر جذب کر لیگا - اعتقادی رنگ میں ہر مذہب والا خیال بالیقین کرتا ہے کہ اسکا اپنا ہی مذہب ہوگا جو دوسرے مذاہب کو جذب کر لیگا - میں اس وقت اس بحث کو چھوڑ کر ایک خاص امر کیطرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں - جو اپنی مذہبی سوسائٹیوں میں نامور اور معزز سمجھے جاتے ہیں کہ وہ باہم صلح کاری - آشتی - اور تہذیب اور حق پسندی کی بنا پر ایک مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھیں یہ کانفرنس ملک اور اہل ملک کیلئے مفید ہوگی اور یقیناً موجب برکت ثابت ہوگی - لوگ جو ملکی جلسوں میں زیادہ حصہ لیتے ہیں - اور اس سے ان کے خیالات میں خطرناک آزادی پیدا ہوتی ہے وہ اُمید ہے کہ اصلاح نفس کے کام کو مقدم کریں گے - ان کے اخلاق فاضلہ میں ترقی ہوگی - باہم اتفاق اور ہمدردی بڑھے گی - ایک ہی پلیٹ فارم پر - مختلف خیال - مختلف مذاق - اور مختلف مذہب کے ماننے والے جب جمع ہوں گے - تو انہیں دوسروں کی دلجوئی کا خیال پیدا ہوگا ... × × × × × × × × یہ باقاعدہ مجلس ہو اور اس کے ماتحت میں سارا انتظام ہو - سال میں ایک یا دو مرتبہ اس کے اجلاس ہوں - اور یہ اجلاس ایک ہی مقام پر نہ ہوں بلکہ ہندوستان بھر کے مختلف شہروں میں ہوں - جیسے کانگرس یا تعلیمی کانفرنس کے ہوتے ہیں - اس طرح اس کے برکات ایک ہی شہر میں محدود نہ ہوں بلکہ ملک کے ہر حصہ کے لوگ اُن سے فایدہ اٹھائینگے - میرا یقین ہے کہ اگر یہ کانفرنس قایم ہو گئی - اور اس نے باقاعدہ کام شروع کر دیا تو یہ ملک کیلئے ایک بڑی برکت ہوگی - ملکی کام سے اس کو قطعاً واسطہ نہ ہو - بلکہ یہ کہوں تو نگا کہ ملک کے اندر جو آوارگی اور ملکی جوش پھیلا جاتا ہے اس کو کم کرنے کا اس کا مقصد ہو - تو گورنمنٹ کیلئے یہ ایک سچی خادم ہوگی - میں نفس مضمون سے دور چلا گیا یا نفس مضمون کی طرف دوڑ چلا گیا - بہرحال اس کانفرنس کی بنیاد رکھدینی چاہئے ہماری احمدی جماعت ہندوستان بھر میں ایک اور صرف ایک ہی خالص مذہبی تحریک ہے - اس لئے دوسری مذہبی تحریکوں کو ملکی تحریکوں کا بہانہ کہنا چاہئے - اس لئے بسم اللہ کر کے ہماری جماعت کو اس مبارک کام کا آغاز کرنا چاہیئے"

یہ تحریک ایک وسیع خیال کی بنا پر آج سے سات سال پہلے کی گئی تھی - لیکن اب قاضی اکمل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نصوص کی بنا پر ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان میں ایسی ایک کانفرنس قایم کرنا چاہتے تھے - اور یہ ظاہر امر ہے کہ منارۃ المسیح کی تعمیر میں منجملہ دیگر مقاصد کے اس غرض کیلئے ایک کمرہ کی تعمیر کا بھی اعلان کیا گیا تھا - ہماری جماعت کیلئے کچھ شک نہیں محکم تعمیرات قایم کر کے بڑی عالیشان عمارتیں کھڑی کر دی ہیں - جو قومی عظمت کا ایک مادی معیار ہوسکتی ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک خواہش کے ماتحت وہ چند ہزار روپیہ کے صرف سے منارۃ المسیح اتنک کھڑا نہیں کر سکی - جو اس کی روحانی عظمت کا نشان ہوتا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس منار کی تعمیر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک پیشگوئی کی بنا پر کرنا چاہتے تھے - اور آپ نے اس کی بنیادیں اٹھوادیں - اب قوم کا فرض تھا کہ اس تعمیر کو مکمل کرتی - بہرحال منارۃ المسیح کے متعلق پھر کبھی لکھنے کا ارادہ ہے یہاں صرف ضمناً ذکر آگیا -

مذہبی کانفرنس کیلئے اس ہال کی ضرورت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی محسوس کی تھی - اور اب درس قرآن کے لئے بھی ایک ہال کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے - اسی حالت میں اگر مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھدی جاوے تو یہی جماعت درس ہال اور کانفرنس ہال کو متحد صورت میں منارۃ المسیح کی تکمیل کا کام بھی لے کر سکتی ہے - بہرحال ضرورت ہے - کہ مذہبی کانفرنس قایم ہو - میں غلطی نہیں کرونگا - اگر دعوت الی الخیر کے سیکرٹری اور پائلٹ حرکت کو تحریک کروں کہ وہ اسی اس تحریک کے ضمن میں یہ تمام باتیں آجاتی ہیں - اور یہ امور ایک زنجیر کی کڑیوں کیطرح ہیں جو سات سال ہوئے جس مذہبی کانفرنس کی تحریک کی تھی آج دعوت الی الخیر فنڈ کی تحریک اپنے اندر رکھتی ہے - اور جبکہ اس کا ہیڈ کوارٹر اور مرکز خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کے نزول کا مقام ہوگا - تو حضرت مغفور کی ایسی خواہش کو پورا کرنے والی یہ تحریک ہوگی - اس کی نوعیت اور پہلوؤں کو الگ رکھ کر مذہبی کانفرنس کی ضرورت ہے - اور اس سال اس کا بنیادی پتھر رکھا جائے - کرسمس کی تعطیلات میں اس کا پہلا جلسہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - اور مختلف مذاہب کے لیڈروں اور ہادیوں کو اس موقعہ پر دعوت دیکر اس جلسہ کو مفید بنانے کی کوشش اور سعی کی جاوے - میں صاحب الفضل کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی رائے سے احمدی قوم کو اس تحریک سے آگاہ کرے - اور ایسا ہی صاحبان - نور - الحق - اور پیغام کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اٹھیں اور قوم میں اس تحریک کو عام کریں +

نور افشاں سے ضمانت

مذہبی اخباری دنیا میں یہ خبر تعجب سے سنی جائیگی کہ نور افشاں لودہانہ سے بھی دو ہزار کی ضمانت طلب ہو گئی ہے - ہر چند نور افشاں کی رنجیدہ اور دل آزار تحریروں کی ہمیں شکایت ہے مگر اخذ ضمانت کا یہ طریق تسلی بخش نہیں ہے - ہمیں اخبار بدر کی ضمانت لئے جانے پر صدمہ ہے اسکی تلافی اس سے نہیں ہوسکتی کہ کسی دوسرے اخبار کو شکنجہ ضمانت میں دیکھیں - ہاں اس سے یہ اطمینان بیشک ہوتا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ اپنے انصاف کیلئے عملی کارروائی میں ہندو مسلمان یا عیسائی کا تفرقہ کرنیکو تیار نہیں بلکہ برٹش حکومت کے انصاف کی عزت کو قایم رکھنے کیواسطے اسے سب برابر ہیں احمدی پریس کبھی اور کسی حال میں بھی قانون اور اخلاق کی خلاف ورزی کو جائز نہیں سمجھتا اور ۱۸ - سال سے برابر احمدی پریس نے اپنی روش سے یہ ظاہر کیا ہے کہ اس نے ہر موقعہ پر امن اور صلح کاری کی اشاعت میں گورنمنٹ کو مدد دی ہے اور کبھی اور کسی حال میں بھی گورنمنٹ کے کسی افسر کو ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ وہ احمدی پریس کو تنبیہ کرے - اسلئے بدر پریس کی ضمانت ایک ایسا معاملہ ہے جسنے اس سوال کو ایک کثیر جماعت کیلئے سنجیدہ بنا دیا ہے اس وقت تک احمدی پریس نے اس ضمانت کے سوال پر نہایت صبر اور سکون سے خاموشی اختیار کی ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم پنجاب گورنمنٹ کو اس سوال پر مزید غور کرنے کی اپیل نکریں - گورنمنٹ پنجاب سے ہم اپیل کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ ہماری گذشتہ زندگی اور طرز عمل پر غور کرے کہ کیا کبھی قادیانی اخبارات عموماً اور خصوصاً بدر سے کوئی لغزش ہوئی ہے ؟ ۱۹۰۷ء کے ایجی ٹیشن کے ایام میں ان اخبارات نے گورنمنٹ کو جو مدد دی ہے وہ ظاہر امر ہے اور اسوقت تک جس قدر وہ اعتدال سے وہ چلائے جاتے ہیں اسکے لئے ان کے فایل شہادت دیتے ہیں - پھر اگر کسی معمولی سی سہوی خطا پر بھی بشرطیکہ اسے خطا ہی سمجھا جاوے عفو اور درگذر کی پولیسی کام نہیں لیسکتی تو یہ ہماری بدقسمتی ہوگی - بدر ایسے مفید اخبار کی اشاعت میں روک واقعہ ہونا گورنمنٹ کی تدابیر امن کی اشاعت میں روک ہے کیونکہ ان اخبارات کے ذریعہ لوگوں کے جذبات کو فرد کرنا اور ان کے اخلاق و عادات کی اصلاح مقصود ہے پنجاب گورنمنٹ سے اگر احمدی قوم یہ امید کرے تو بیجا نہیں کہ بدر کے معاملہ ضمانت پر دوبارہ غور کیا جاوے اور اسکو معاف کر کے ایک کثیر جماعت کو شکر گذاری کا موقعہ دیا جاوے - ہم اسبات سے انکار نہیں کرنا چاہتے کہ ہمارے سلسلہ کی اغراض میں اشاعت اسلام ہے اور اس غرض کیلئے بعض اوقات مختلف مذاہب کے مسلمہ عقاید اور ارکان دین پر تنقید کرنیکا کام بھی ہمیں جوابی اور دفاعی رنگ میں کرنا پڑتا ہے - مگر ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدی جماعت ہی ایک جماعت ہے جو تمام مذاہب کے بادیوں کی عزت اور تکریم کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے - ایک شخص جو رام اور کرشن نانک اور مسیح کو خدا تعالیٰ کے راستباز اور برگزیدہ بزرگ نہ صرف اعتقاداً سمجھتا ہو ناممکن ہے کہ وہ ان کی توہین کرسکے - ایسی حالت میں ہماری پوزیشن کو نگاہ رکھنا ضروری ہے - بہرحال بدر کی ضمانت کا سوال مزید توجہ چاہتا ہے [illegible] +

ایوانِ خلافت

الحکم میں ایوان خلافت کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح (متعنا اللہ بطول حیاتہٖ آمین) کے متعلق مضامین اور خبریں شائع ہؤا کرتی تھیں۔ اور ناظرین اُسے ہمیشہ دلچسپی سے پڑھا کرتے اب جبکہ الحکم کا احیاء حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔ حضرت کی طبیعت نصیب اعداء ناساز ہے تاہم آپ وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان ارشادات میں سے جو کچھ ہمیں ملتا ہے اُسے ناظرین تک پہونچانے کی کوشش کرتے ہیں وباللہ التوفیق۔

حضرت کی صحت کیسی ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے متعلق آخری

خبر ڈاکٹری تصدیق پر اس مضمون کے آخر میں درج ہوگی سردست اتنا کہا جاتا ہے کہ آپ کو ضعف ہے اور یونانی اطباء کہتے ہیں۔ کہ تپ لازم ہے۔ یوروپین ڈاکٹر جو لاہور سے ایک معقول فیس دیکر بلایا گیا تھا۔ اس نے آپ کے اعضاء رئیسہ میں کوئی نقص نہیں بتایا البتہ معدے میں کچھ خرابی بتائی۔ ہمارے ڈاکٹر صاحبان کیساتھ وہ متفق الرائے تھا۔ بہرحال جب تک ہمارا امام علیحدہ اُٹھ کر نہ بیٹھ جاوے ہم یہی کہیں گے کہ وہ بستر علالت پر ہیں۔

حالت بیماری کے اشغال

حضرت خلیفۃ المسیح ساری عمر

بیکاری سے لوگوں کو منع کرتے رہے اور ہمیشہ تاکید فرماتے رہے ہیں کہ بیکار مت رہو۔ بیماری کی حالت میں بھی آپ بیکار نہیں۔ بعض وقت کام کرنیکا اسقدر جوش آپ کے دل میں اٹھتا ہے۔ کہ محبت کے رنگ میں ڈاکٹروں کو کہدیتے ہیں "یہ روکتے ہیں اور مجھے بولنے نہیں دیتے" اس سے ظاہر ہے کہ آپ مخلوق الٰہی کو نفع پہونچانے کیلئے کیسے مستعد اور کلام اللہ کے پہونچانے میں کیسے بیتاب ہیں۔

جس روز یوروپین ڈاکٹر آیا اور آپ نے اگر آپکا مزاج پوچھا۔ تو فرمایا میں تو اچھا ہوں ڈاکٹروں نے لٹا دیا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ آپ بہت کام کرتے ہیں۔ فرمایا خوب کام کرتا ہوں اور کر سکتا ہوں۔ دن میں سات لیکچر دیتا رہا ہوں۔ اس وقت بھی دماغ کام کرتا ہے۔ اور لیکچر بناتا رہتا ہے۔ اس کے بعد اس نے آپ کی نبض پر ہاتھ رکھ کر دیکھا اور کہا۔ "عجیب نبض"

غرض اپنی بیماری میں موقعہ ملے تو کسی بیمار کو نسخہ بھی بتا دیتے ہیں چنانچہ ایک دن مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک بیمار کو تذکرۃً پیش کیا۔ آپ نے اس کے متعلق طبی مشورہ دیا۔ یہ واقعہ ہرچند معمولی واقعہ ہے۔ مگر بہت بڑا سبق۔ استقلال اور نفع رسانی مخلوق کے جذبہ کا ہے۔ ایک شخص بستر علالت پر لیٹا ہوا ہے۔ طبیعت میں ضعف ہے مگر دوسرے کی بیماری میں اسکی ہمدردی کر رہا ہے۔ اور نہایت اطمینان اور توجہ سے اس کو مشورہ دے رہا ہے۔ بیماری انسان کے ایمان کا ایک امتحان ہوتا ہے۔ کامل استقلال اور طمانیت اللہ تعالیٰ پر ایمان سے پیدا ہوتا ہے۔ اس قسم کی یکسوئی اور عدم اضطراب بہت ہی کم دیکھنے میں آیا ہے غرض جماعت کیلئے یہ ایک سبق ہے استقلال اور مخلوق کی بھلائی کا۔

لوگ اس قسم کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ مگر میں بے تکلف کہتا ہوں کہ بستر مرگ پر بھی مخلوق کی بھلائی کا خیال اور عملی جذبہ حضرت خلیفۃ المسیح میں ہی دیکھا گیا ہے۔

موت کا کوئی غم اور خوف نہیں

یوروپین ڈاکٹر سے کلام

کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے موت کا کوئی غم اور خوف نہیں یہ الفاظ آپ نے جس طمانیت اور جوش سے کہے انہیں سننے والوں نے سنا۔ اور یوروپین ڈاکٹر کو بھی تھوڑی دیر کیلئے تعجب میں ڈالدیا۔ یہ بھی مومن کی ایک شان ہے مومن پر تو خوف و غم آتا ہی نہیں وہ ہمیشہ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کا مصداق ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ موت تو ایک حسر کپ ہے جو یار کو یار کے پاس پہونچا دیتا ہے۔ بیماری میں بڑے بڑے بہادر اور قوی ہیکل انسان گھبرا جاتے ہیں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح کے یہ الفاظ جماعت کو ایک تعلیم اور سبق دیتے ہیں۔ کہ اگر بیماری میں اور ہر قسم کی تکالیف میں اطمینان کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو **تو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان پیدا کرو اور اسکی مخلوق سے نیکی کرو۔**

قرآن مجید کا عشق

اگر مجھے عشق کا لفظ بولنے کی اجازت دیجاوے تو میں کہونگا کہ حضرت

خلیفۃ المسیح قرآن مجید پر عاشق ہیں۔ قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے میں آپکی عمر اسوقت تک بسر ہوئی ہے گویا آپ کی زبان سے یہ کہنا بالکل درست ہے۔

"ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم"

ان بیماری کے ایام میں جبکہ طبی مشورہ نے آپکی بیش قیمت زندگی اور مفید و نافع وجود کی خاطر تمام اشغال سے آپ کو روکا قرآن مجید کے درس و تذکار کیں کا شغل بدستور جاری ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کو نہایت شوق اور توجہ سے سنتے ہیں۔ اور اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے قلب میں حقایق و معارف کا ایک جوش دریا کیصورت میں اُمڈا آرہا ہے۔ ایک دن کہنے لگے کہ دل میں بہت جوش ہے کہ بیان کروں مگر ڈاکٹر روکتے ہیں"

ایک دن مولوی صاحب نے یوروپین مصنفوں کے اعتراضات متعلقہ انداج مطہرات کو مدنظر رکھکر ایک نوٹ لکھا اور کچھ شک نہیں کہ وہ نوٹ بڑی محنت اور قابلیت سے لکھا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسے سنکر ایک نہایت ہی قیمتی اور لا جواب نکتہ معرفت فرمایا جسکا خلاصہ مطلب یہ تھا۔ کہ معترضین کی بیحیائی ہے۔ قرآن مجید میں تو کسی بیوی کا نام نہیں قرآن مجید کو زیر نظر رکھکر اعتراض تو کر کے دکھائیں؟

حقیقت میں قرآن مجید کی بنا پر کوئی اعتراض امہات المومنین پر نہیں ہو سکتا۔ بہرحال آپ روزانہ بلاناغہ قرآن مجید کا درس اس حالت میں بھی دیتے رہتے ہیں۔ اور اپنا قرآن مجید نکالکر سامنے رکھتے ہیں۔

قرآن مجید کے ترجمہ کی تکمیل کا بیحد جوش آپ کے دل میں ہے اور صرف یہ خواہش آپ کو زندہ رہنے کی خواہش پیدا کرتی ہے۔ کہ "قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ چھپا ہوا دیکھ لوں"

دنیا کی کوئی خواہش کوئی غرض آپ کے دل میں نہیں۔ بیماری کی حالت میں انسان کی خواہش اسکی ایمانی حالت کی مظہر ہوتی ہیں۔ نور الدین بستر علالت پر ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اس کے وہم میں بھی نہیں آتا کہ وہ کیا ہیں۔ اس وقت جو خواہش اس کے دل میں موجزن ہے وہ ایک ہی ہے۔

"قرآن مجید کی اشاعت ہو"

وہ ہر وقت جب اُسے موقع ملتا ہے اسی کی ہدایت کرتا رہتا ہے۔ اور اسکی اشاعت کیلئے تحریک کرتا ہے۔

اشاعت دین کا خیال

اس بیماری کی حالت میں بھی اشاعت

دین کیلئے وہی جوش ہے جو تندرستی کی حالت میں تھا۔ ولایت کے لئے مولوی شیر علی صاحب کو طیار کر دیا ہے۔ غالباً وہ اپریل میں روانہ ہو جائیں گے۔

۲۰۔ فروری ۱۹۱۴ء کی صبح کو دس بجے کے قریب احباب آپکے پاس موجود تھے۔ اور ڈاکٹر صاحبان آپ کی غذا کا اہتمام کر رہے تھے مولٰنا سید سرور شاہ صاحب اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی ایک مناظرہ پر جانے والے تھے۔ آپ نے اس وفد کو باوجود اپنی بیماری کی حالت کے دعاؤں کیساتھ مناسب ہدایات دیکر روانہ کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حالت میں بھی جو چیز آپکو پسند ہے وہ اشاعت دین ہے جو کچھ آپ نے فرمایا اس کا خلاصہ میرے الفاظ میں یہ ہے:۔

"دعائیں بہت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گر جاؤ۔ تکبر نہ کرنا"

اور پھر فرمایا:۔ کہ شیعہ کے ساتھ مناظرہ کے متعلق ہمارا اصول کسی کو معلوم ہے؟ آپ کے اس سوال پر عرض کیا گیا کہ ہاں مگر پھر آپ نے اس کی تصریح کی اور فرمایا کہ منافق کا ایک نشان ہے هُمُوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا۔ اس اصل پر دیکھو کہ حضرت صدیق۔ فاروق۔ اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ کی کامیابیاں کس شان کی ہیں۔ پھر آیت استخلاف سے استدلال کا طریق بتایا۔ پھر اس طریق پر استدلال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیش کیا اور آپکی کامیاب زندگی اور موت کو بطور اعجاز اور نشان پیش کر کے خلافت راشدہ کی تصدیق کی اور پھر آخر میں اپنے وجود کو ایک دلیل کے رنگ میں کہا یا اور بتایا کہ یسلب الملک من القریش کی حدیث پڑھاتے ہوئے مجھے خیال آتا تھا کہ قریش میں اب کوئی امیر المومنین نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اپنی ذات کے متعلق تو کبھی وہم و گمان بھی نہیں آتا تھا۔ مگر دیکھو خدا تعالیٰ نے مجھے کسطرح خلیفہ بنا دیا۔ غرض اس طریق استدلال میں آپ نے بتایا کہ ہمارا طریق استدلال قرآن مجید پر مبنی ہو۔ اور واقعات اسکی تائید کرتے ہوں اور پھر سلسلہ احمدیہ کی زندہ شہادت کو پیش کرنا چاہیئے یہ طریق حضرت خلیفۃ المسیح نے پیش کیا ہے کہ ہمیں مخالفین کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے اندرونی ہوں یا بیرونی سلسلہ حقہ کو ضرور پیش کرنا چاہیئے۔ اور بہت دعا کی۔ آخر میں فرمایا جاؤ خیر ہو۔ ہمیں صحابہ بھی پیارے ہیں اور اہل بیت بھی مولوی فاضل میر محمد اسحاق صاحب اس وقت موجود نہ تھے وہ بعد میں آئے تو انہیں وحدت کی ضرورت کی ہدایت فرمائی اور نہایت

ہی لطیف پیرایہ میں تھا کہ سعادت - فضیلت - اور جوانی پر گھمنڈ نہ کرنا پہلا مناظرہ ہے - خدا کے حضور جھکو اور دعائیں کرو - پھر بہت دعا کی اور یہ کہکر رخصت کیا کہ میرا دل - جان - روح دعا کرتی ہے - کہ تم فتحمند ہو بہت دعا کی ہے - اس وقت کا نظارہ قابل دید تھا - ایساہی چند روز پیشتر خواجہ صاحب کی مدد کیلئے آپ نے کسی بزرگ کی زندگی وقف کرنے کی خواہش کی - اور اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کو مولوی شیر علی صاحب بی - اے - ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کے رنگ میں پورا کیا جو عنقریب ولایت روانہ ہو جاوینگے +

حفظ مراتب

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت میں حفظ مراتب کا ہمیشہ خیال رہتا ہے - ۱۸ - فروری ۱۹۱۴ء کو ۱۰ بجے صبح کے قریب جبکہ آپ کو کھانا کھلایا گیا - آپ کے سامنے ہمارے بزرگ بھائی میر عابد علی شاہ صاحب استادہ تھے - شاہ صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح سے بہت محبت ہے اور چونکہ آپ صوفی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں - ان میں ادب بہت ہے وہ حضرت کے سامنے نہایت مؤدب رہتے ہیں - حضرت نے انہیں دیکھکر اشارہ کیا - کہ آپ چارپائی پر بیٹھ جائیں - اور پھر فرمایا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس علیٰ منازلھم - میں بیمار ہوں - یہ اشارہ تھا کہ تم لوگ اسکی رعایت کیا کرو - حضرت خلیفۃ المسیح ان ایام علالت میں اپنے عمل سے تدریس کا سلسلہ برابر جاری رکھتے ہیں - شاہ صاحب شاہ کو یہ اشارہ کرکے پھر یاد دلانے اس حدیث کو دہرایا +

توبہ کی حقیقت

خدا تعالیٰ کے پاک لوگوں کو خدا کے دین اور شعائر اللہ کی عظمت کے لئے ایک غیرت ہوتی ہے - اور ان کا تعلق مخلوق سے محض خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں بہت سی مثالیں مجھے یاد ہیں - زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ہر شخص کی زندگی کا مطالعہ ایک قیمتی چیز ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت کے دنوں میں ان کی زندگی میرے لئے تو بہت ہی پر شوق مطالعہ ہوتا ہے -

اسی تاریخ کو جبکہ ہمارے معزز احباب منشی برادرم صادق ڈاکٹر یعقوب بیگ - میاں سراج الدین عمر - شاہ صاحب موصوف ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب - چودھری محمد سرفراز خان صاحب - خلیفہ نور الدین وغیرہم موجود تھے - مفتی صاحب نے یتیموں کے لئے ایک ضروری تحریک کی - آپ نے اسے پسند فرمایا اور چند احباب کا نام لیا کہ وہ اس کار خیر میں شریک ہوں - یعنی مفتی صاحب - مولوی ماسٹر محمد دین - مولوی ماسٹر صدر الدین - مولوی ماسٹر غلام محمد - صاحب - اسی سلسلہ میں مفتی صاحب نے لاہور کا ذکر کیا - اس سے حضرت کو ان فتنہ انداز ٹریکٹوں کا خیال آگیا - جنکے ذریعہ آدم کے دشمنوں نے آدم ثانی کی نسل کی ایڑی کو کاٹنا چاہا تھا - اس پر حضرت نے نہایت رنج کا اظہار فرمایا - اور باوجودیکہ لاہور کی جماعت کے اکثر افراد خدمت سلسلہ کیلئے ایک پاک نمونہ اپنی زندگیوں کا رکھتے ہیں - لیکن اس فتنہ نے اس وقت بھی حضرت کی طبیعت کو مکدر کر دیا - اور نہایت برہم ہو کر فرمایا میں تو لاہور کو جانتا نہیں وہ ایسا قصبہ ہے کہ جہاں سے مجکو ایسے بڑھاپے میں اس قدر تکلیف پہنچی ہے -

اس ٹریکٹ کی یاد نے حضرت کو بہت دکھ دیا اور آپ نے از بس بیزاری کا اظہار کیا - آپ کی آنکھیں پر آب اور آواز میں رنج کے جذبات تھے فرمایا میرا دل بہت جلایا گیا - میں اس وقت بوڑھا ہوں - کیا یہ مجکو دکھ دینے اور تکلیف دینے کا وقت تھا ؟ یہ تو مجھ سے محبت کرنے کا وقت تھا - مجھے اس وقت راضی کرنا چاہئیے تھا - فرمایا میری دعاؤں کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور میں خوب جانتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں وہ سنتا اور قبول کرتا ہے - فرمایا میں اسوقت رویا ہوں - اگر میری غضب کی آنکھ ہوتی تو کیا جاتی -

حضرت خلیفۃ المسیح کے رحم اور شفقت کا بھی یہ ایک بینظیر نمونہ ہے باوجودیکہ اس فتنہ پرداز ٹریکٹ والے سے نہایت بیزاری کا اظہار فرمایا مگر اللہ رے شفقت کہ بد دعا نہیں کی -

پھر اسی سلسلہ میں فرمایا وہ میری دعائیں سنتا ہے - اب میں بیمار ہوں - پھر ڈاکٹر برادرم یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا آپ اس کو لائے آپ نے اس کی معافی کرائی - لیکن آجتک اسکی تلافی نہیں ہوئی - قرآن مجید فرماتا ہے من تاب واصلح فاجرہ علی اللہ - مگر اس نے کوئی اصلاح نہیں کی کوئی تلافی نہیں ہوئی - نہ آپ نے اصلاح کرائی نہ تلافی کرائی ؟

آپ کی اس تقریر سے توبہ کی حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ توبہ وہی ہے جس کے نتیجہ میں اصلاح اور تلافی مافات ہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے - امین +

خلافت

فرمایا وہ جو کہتا ہے کہ فلاں شخص کو میں نے خلیفہ مقرر کر دیا ہے غلط ہے مجھے کیا علم ہے کہ کون خلیفہ ہوگا - مجھے کیا علم ہے کہ دو دن کے بعد کون خلیفہ ہوگا - اور کیا ہوگا - کون خلیفہ بنے گا - یا مجھ سے بہتر خلیفہ ہوگا - میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا - میں کسی کو خلیفہ نہیں بناتا - میرا یہ کام نہیں خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے جس کو وہ چاہتا ہے وہ خلیفہ بناتا ہے - فرمایا میں اس وقت رویا ہوں -

رضا بالقضا

فرمایا میں ہر طرح سے خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوں - نفس کی کوئی خواہش باقی نہیں رہی - ۱۹ - فروری کی صبح کو حضرت ام المومنین - آپ کی بی بی اور بعض دیگر مستورات عیادت کو حاضر ہوئیں - آپ کچھ چشم پر آب ہو گئے - آپ کی بی بی صاحبہ نے عرض کیا کہ کیا آپ گھبرا گئے ؟ فرمایا گھبرا کیا میں بالکل نہیں گھبرایا - فرمایا وہ خدا راضی ہو جائے سب کچھ پالیا پھر آپ نے فرمایا یہ ایک علم ہے جاہلوں کو معلوم نہیں بیوی صاحبہ نے پوچھا کیا علم ہے ؟ - اللہ کو یوں ڈرنا (اللہ سے ڈرنا) پھر فرمایا میں کبھی نہیں گھبراتا - مجھے کوئی تکلیف نہیں معلوم ہوتی - چپ اس لئے ہوں کہ کر بولنے سے تکلیف ہوتی ہے -

بہر حال حضرت اپنی اس علالت میں بھی جب موقعہ ملتا ہے مختلف رنگوں میں جماعت کو وعظ اور اصلاح نفس کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور دعاؤں پر زور دینے کیلئے فرماتے رہتے ہیں - دعاؤں کے لئے آپ نے خاص تاکید کی ہے - اور ڈاکٹروں کو بھی کہا کہ دعاؤں پر ہی زور دو - سب احباب دعائیں کرتے ہیں اور بھی کریں -

وصیت مہدی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو وصیت فرمائی ہے جماعت کا فرض ہے کہ وقتاً فوقتاً اُسے پڑھتے رہا کریں کیونکہ اس میں نور اور ھدایت ہے آنے والے اکثر واقعات کی اکثر اس میں خبریں ہیں جو جماعت سے تعلق رکھتی ہیں - اس میں ایک آنیوالے موعود کی خبر دی گئی ہے جسکا اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذریت میں سے قدرت ثانی کے طور پر مبعوث کرنیکا وعدہ دیا ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہوگا لیکن اس میں شبہ نہیں کہ وہ اپنے کاموں سے شناخت کیا جائیگا - چنانچہ فرمایا

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری جماعت کیلئے تیری ذریت سے ایک شخص کو قایم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا - اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے - اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دیے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے"

خدا تعالیٰ کے مامور جب دنیا میں آتے ہیں تو وہ وقت اس قوم کیلئے ایک ابتلاء اور آزمایش کا وقت ہوتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کے مامور یا ان کے حقیقی جانشین دنیا سے اٹھتے ہیں تو وہ ایک زلزلہ کا وقت ہوتا ہے - الوصیت میں بھی ایک زلزلہ کا ذکر کیا گیا ہے ہمیں معلوم کہ وہ زلزلہ کس رنگ میں نمودار ہو - اللہ تعالیٰ اس ساعت امتحان میں ہم سب کے ساتھ ہو -

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ الوصیت کو غور سے پڑھتے رہیں اور اس وقت کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بنصیب اعدا ناساز ہے جماعت کیلئے بڑے مجاھدہ اور تضرع کا موقعہ ہے - وہ فیوض اور برکات جو اس کی صحت و تندرستی کی حالت میں قوم کو ملتے تھے ان میں ایک حد تک فرق آگیا ہے - وہ عام روزانہ درس نہیں دے سکتا - تا اپنے فیض اور معارف سے لوگوں کو سرشار کرے - وہ باہر نہیں آسکتا - تا اپنے پاک نمونہ سے ہماری اصلاح کرے - اسکے پاک نصائح اور صحیح مشوروں سے ایک بڑی حد تک ہم محروم ہیں - یہ معمولی سی بات نہیں یہ بڑا بھاری ابتلا ہے یہ وقت ہے کہ قوم تضرع و زاری میں لگ جاوے -

بستر علالت سے اس کی زبان سے جب نکلتا ہے یہی کہ :-

"**دعاؤں پر زور دو**" پس اس وقت حاجت ہے کہ خدا کے حضور ہماری تضرع بڑھ جاوے اور ہمارے مجاہدات میں ترقی ہو - ہماری راتیں دن بنجاویں -

اللہ تعالیٰ اس پاک وجود پر بڑے بڑے فضل کرے ہمیں اسکی بہت بڑی ضرورت ہے اور قوم اسکی تربیت اور تعلیم کی از بس محتاج ہے - لیکن انسان کیلئے موت ایک لازمی چیز ہے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور مامور جب دنیا سے گذر گئے تو یہ کوئی نئی بات نہیں - اس سلسلہ کا بانی اور امام جب گذر گیا تو اس کے جانشین کا اس مرحلہ سے گذرنا عجیب بات نہیں ہو سکتی لیکن پھر بھی اس میں

کوئی شبہ نہیں کہ وہ دن قوم کیلئے ایک عجیب ابتلاء اور زلزلہ کا دن ہوگا اور ایک عظیم الشان نعمت ہم سے لیجائیگی۔ جس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور قرآن مجید میں ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ پس اس نعمت کیلئے ہم خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالائیں اور تضرع وزاری کیساتھ بحالی نعمت کی دعا کرتے رہیں۔ دعاؤں ہی سے کچھ بنے گا اگر بنے گا؟

ہماری کمزوری عیاں ہے اور ہماری لاعلمی نمایاں۔ دنیا کی دوسری قوموں کو ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ یہی ایک قوم ہے جسکے شیرازہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک امام کے ذریعہ قائم فرمایا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ دنیا کے آخر ہونے تک اسکی سرپرستی فرمائیگا اور اس کو پھولنے پھلنے کا موقعہ دیگا۔ لیکن اس میں بھی تعجب نہیں کہ بڑے بڑے امتحانوں میں سے اس کو گذرنا ہوگا اسلئے میرے خیال میں تو ایسے وقت میں کہ ہمارا امام بستر علالت پر ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا کے حضور گر جائیں اور بہت گڑگڑا کر اس سے اس فضل کو مانگیں جسکا اس نے اس قوم کیلئے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور حضرت امام کی صحت کیلئے دعائیں راتوں کو دن کر دیں اور اگر اللہ تعالیٰ کے علم اور مشیت میں وہ وقت آگیا ہے کہ قدرت ثانی کے اس مظہر اول کو رفیق اعلےٰ کے پاس بلایا جاوے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اس قدرت ثانی کو ہمارے لئے نازل کرے جو قوم کو تفرقہ اور ابتلاء سے بچا دے اس وقت ان دعاؤں کی ضرورت ہے اور اب جو وہ وقت [illegible] ہے کہ ہم سب کے سب ملکر دعائیں کریں اور الوصیت کو پڑھتے رہیں۔ کیونکہ اس میں ہمارے لئے ایک نور اور ھدایت ہے۔ میں الوصیت کا ایک مختصر سا حصہ یہاں بھی درج کر دیتا ہوں جو تمہارے لئے تسلی و اطمینان کا ذریعہ ہو۔

" حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف موت اپنا دامن پھیلائیگی۔ اور زلزلے آئینگے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جاویں گے خدا ان پر رحم کرے گا جیسا کہ ہر نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کرلیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جاویں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا اور میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

بہو اگر دنیا کی آنکھ ہوتی تو وہ دیکھتی کہ میں صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ اب تک چودھویں صدی بھی گذر گئی اور احادیث کے مطابق عین میرے دعویٰ کے وقت رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا۔ اور طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آئیں گے مگر افسوس ان پر جنہوں نے دنیا سے پیار کیا انہوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ منہ ۱۲

اور آئندہ زلزلے کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ مجھے خبر دی اور فرمایا۔ " پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی " اس لئے ایک شدید زلزلہ آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائینگی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد [illegible]

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ فرمایا کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ یعنے خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جاوے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کیساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جنکے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور انکی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر فرماتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔

ہماری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ " کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا " سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے۔ تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا۔ جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں جنکے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جبتک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کیطرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جسکے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کرو۔

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی تنگ راہ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اور تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسیطرح پا ہی نہیں سکتے جبتک کہ تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کیطرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ " تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے " وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ

اطلاع

اخبار کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت میں ناظرین الحکم اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور دیں۔

(۲) ہر قسم کے معاملات زر میں پوری توضیح کر دیں کہ رقم مرسلہ کس غرض کے لئے بھیجی گئی ہے۔ الحکم کے مطالبات یا نذر اعانت بدستور منیجر الحکم کے نام روانہ کریں۔ رسیدات حضرت صاحبزادہ کے نام ہوا کریں گی۔ جس شخص کو وہ اس غرض کے لئے نامور کریں گے

(۳) مضامین وغیرہ ایڈیٹر کے نام ہوں۔ صرف ایڈیٹر الحکم لکھیں۔

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم

اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے - اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے انسان کو اس فضولی سے کیا فایدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعوے کرتا ہے - لیکن قدم صدق نہیں رکھتا - دیکھو میں سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کیساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے - جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے - پھر اگر تم ذرا بھی دنیا کی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں - اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو - تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا - بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے - جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں - اور تم میں خدا نہیں ہوگا - بلکہ تمہیں ہلاک کرکے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے - اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا۔ جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا - جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا - اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے - پس اپنی پاک قوتوں کو ضایع مت کرو اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کیساتھ پیش آؤ - ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو - نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ گے۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں - وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں - ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضایع کر دیگا - تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا - خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی - اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا - پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمایش کرے کہ کون اپنے دعوی بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے - وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا - اور بدبختی اس کو جہنم تک پہونچائیگی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے اچھا تھا - مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آویں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کیساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جاوینگے خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان بزدلی یا نفاق سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے -

اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے - بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کیساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو - آسمان میں نہ زمین میں - ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا - اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے - جیسا کہ پہلے سنتا تھا - یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں - بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے اس کے تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بےمثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت کا مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے وہ تمثیل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال کا اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدایش ہیں - اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا رہتا ہے اس سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کیجاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے - پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں نادان ہے جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے اور اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بےخبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں اور اس تک پہنچنے کیلئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے - اور تمام نبوتیں اور کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں اور نہ اس کے بعد کوئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا - کیونکہ جس چیز کیلئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے - لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں - بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہونچا دیتی ہے - اور اس کی پیروی سے خدا تعالی کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھکر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا - مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ محمدیہ کی ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے اور جبکہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رو سے کمال درجے تک پہونچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوۃ کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہ تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوۃ قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا - اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھیرتا تھا مگر اس کی دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوۃ محمدیہ کے ملسکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے - پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالے نے اس کا مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا - اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا - اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا -

پس اسطرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا - کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ امامکم منکم - یعنے وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں - مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔